سلام رضا پر طارق سلطانپوری کی پہلی تضمین پر اہل علم کا خراج تحسین

جواہر تضمین

مفکر عصر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

رضا اکیڈمی لاہور

Marfat.com

Marfat.com

سلام رضا پر طارق سلطانپوری کی پہلی تضمین پر اہل علم کا خراج تحسین

جواہر تضمین

مرتبہ
مفکر عصر سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

سلسلہ کتب 235

نام کتاب: .... جواہر تضمین

مصنف: .... سیّد صابر حسین شاہ بخاری

نشانِ منزل: .... علامہ محمد منشا تابش قصوری

صفحات: 94

ناشر: .... رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سن اشاعت: ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء

ہدیہ: .... دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

نوٹ

بیرون جات کے حضرات پندرہ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

اکاؤنٹ نمبر: 938/38 حبیب بینک برانچ وسن پورہ لاہور

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 7650440

لاہور نمبر ۳۹

Marfat.com

حسن ترتیب

انتساب

(۱) اظہار تشکر

(۲) نشانِ منزل (علامہ محمد منشاء تابش قصوری)

(۳) ابتدائیہ (سید صابر حسین شاہ بخاری)

(۴) سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین
(علامہ شمس الحسن شمس بریلوی)

(۵) نعت گوئی میں صلوٰۃ وسلام کے نذرانے
(سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی)

(۶) سلام رضا کی دلکشی ودلآویزی
(ابو بلال غلام مصطفیٰ مجددی)

(۷) سلام رضا کی خوبصورت تضمین
(پروفیسر محمد حسین آسی)

(۸) عاشقانِ رسول کے لئے نعمت غیر مترقبہ
(سید نور محمد قادری)

(۹) روح پرور اور ذہن افروز درود وسلام
(پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر)

(۱۰) حدیقۂ حفیظ
(محمد حفیظ نقشبندی)

جواہر منظوم: (۱) صابر براری
(۲) سید عارف محمود مہجور رضوی
(۳) ابوطاہر فدا حسین فدا
(۴) طارق سلطانپوری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

جناب الحاج محمّد مقبول احمد
قادری ضیائی کے نام جو رضا
اکیڈمی لاہور کے روح رواں
ہیں اور سلام رضا اور اس پر لکھی
گئی تضمینوں کو عام کرنے میں
مصروف ہیں۔ اللہ کریم اپنے
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ان کو
سلامت باکرامت رکھے۔
آمین

||

سید صابر حسین شاہ بخاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ تشکر

(۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ (کراچی)

(۲) سید نور محمد قادری علیہ الرحمۃ (گجرات)

(۳) سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی مدظلہٗ (ہری پور)

(۴) علامہ محمد منشا تابش قصوری مدظلہٗ (مریدکے)

(۵) پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہٗ (سیالکوٹ)

(۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر مدظلہٗ (کوئٹہ)

(۷) ابو بلال غلام مصطفیٰ مجددی مدظلہٗ (سیالکوٹ)

(۸) محمد حفیظ نقشبندی مدظلہٗ (کراچی)

(۹) محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری مدظلہٗ (حسن ابدال)

(۱۰) سید عارف محمود مہجور رضوی مدظلہٗ (گجرات)

(۱۱) صابر براری مدظلہٗ (کراچی)

(۱۲) ابو طاہر فدا حسین فدؔا (لاہور)

(۱۳) الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہٗ (لاہور)

''جواہر تضمین'' کی تکمیل اور اشاعت میں ان عظیم شخصیات کا تعاون اگر احقر کو حاصل نہ ہوتا تو آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں نہ ہوتی۔ ان سب کا شکریہ ادا کرنا اولین فرض سمجھتا ہوں۔ اللہ کریم اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ان سب کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

احقر: سید صابر حسین شاہ بخاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نشانِ منزل

علامہ محمد منشاء تابش قصوری

جواہرِ تضمین ایک ایسی ایمان افروز کتاب ہے جسے صاحب علم وقلم، نازش فکر ودانش، برہان سادات برہان، مفکر عصر حضرت صاحبزادہ سید صابر حسین شاہ بخاری قادری دامت برکاتہم نے مرتب کیا ہے جو اس دور کے عجائب میں شمار کے قابل ہیں وہ بے سروسامانی کے عالم میں اپنی قلمی کشش سے ایک جہان کو گرویدہ بنا چکے ہیں۔

دنیائے اسلام کے نامور محققین، قابل صد احترام مصنفین سے ان کے قلمی روابط اتنے مستحکم ہیں کہ اکثریت سے ملاقات نہ ہونے کے باوجود اپنائیت کا دائرہ بڑا وسیع ہے خطوط سے وہ ہر ایک کے قریب اور ہر ایک ان سے قریب تر، وہ ایک بے لوث مبلغ کے اوصاف سے موصوف ہیں ان کی تبلیغ کا دائرہ زبان تک محدود نہیں وہ برہان شریف کے مشرق میں ایک پہاڑی کے دامن میں ایک تاریک سی بستی میں انوار وتجلیات قلم کا آفتاب ہیں۔ گرمی، سردی اور موسمی نشیب وفراز کی سختیاں ان کے صبر کو بار بار آزما چکی ہیں مگر وہ صرف نام نہیں کام کے صابر ہیں اور پھر جب حسین کی نسبت سے منسوب ہیں تو ان کا صبر نوُر علیٰ نور بن چکا ہے۔

حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب واقعی صبر واستقامت کا پتلا ہیں ایسے متواضع اور منکسر المزاج انسان ہیں کہ ضروریات قلمیہ کے لیے بھی کسی سے سوال محال ہے وہ سکول سے جو کچھ حاصل کرتے ہیں قلم کی آبیاری پر صرف فرما دیتے ہیں ان کا یقین کامل ہے اس لیے وہ رزاق حقیقی پر بھروسہ کیے ہوئے اہل وعیال کو اسی ذات

Marfat.com

اقدس سے پختہ وابستگی کا درس دیتے رہتے ہیں جب گھر کا سربراہ مجسمۂ صابر ہوتو ظاہر ہے اولاد بھی اسی کے نقش قدم پر گامزن ہوگی ارشاد مصطفیٰ ﷺ ہے الولد سر لابیہ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت صابر کو زیادہ سے زیادہ مادی وروحانی وسائل سے بہرہ مند فرمائے تاکہ وہ تصنیفی کاز کو مزید فروغ بخشیں۔

جہاں تک ممکن ہے مکرّم جناب الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی بانی رضا اکیڈمی لاہور موصوف کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں نیز آپ کے رشحات قلم کو شائع کرنا بھی معاونت کے زمرہ میں ہی شمار ہوتا ہے الحاج محمد مقبول احمد قادری کو اللہ تعالیٰ نے جس عشق ومحبت کی نعمت سے سرشار کیا ہے اس پر رشک آتا ہے اپنی ذاتی، کاروباری مصروفیات کے باوجود بڑی بڑی عظیم الشان محافل کی صدارت وسرپرستی بھی آپ کا خاصہ ہے لوگ آپ کے گرویدہ ہیں یہ تمام تر عزّت وعظمت، سفیر عشق رسول، بارگاہ نبوت میں مقبول امام احمد رضا محدّث بریلوی علیہ الرحمتہ سے عشق کی حد تک لگاؤ کا ثمرہ ہے دعا ہے مولیٰ کریم انہیں ہر قسم کی پریشانیوں سے مامون ومحفوظ فرمائے اوران کا سایہ اہل سنت پر ہمیشہ سلامت رکھے تاکہ جس مشن پر وہ گامزن ہیں اس میں مزید نکھار آئے: آمین ثم آمین

فقط: محمّد منشاء تابش قصوری
جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
یکم رجب المرجب ۱۴۲۵ھ
18 جولائی 2004ء
چہارشنبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

سیّد صابر حسین شاہ بخاری قادری

امام اہل محبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مجموعۂ نعت ''حدائق بخشش'' میں قصیدۂ سلامیہ ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' آسمانِ شہرت کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ کئی ادارے اس کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اسے الگ کتابی صورت میں مسلسل شائع کر رہے ہیں۔ مختلف زبانوں میں اس کے تراجم چھپ چکے ہیں۔ اہل علم نے اس کی شرحیں لکھی ہیں جن میں مفتی محمد خاں قادری مدظلہٗ کی شرح کو شہرتِ عام حاصل ہوئی۔ ہنوز یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

بلاشبہ سلام رضا اُردو نعتیہ شاعری کے ماتھے کا جھومر ہے۔ یہ ایک ایسا گلستان ہے جس میں گلہائے رنگا رنگ کھلے ہوئے ہیں۔ پوری دنیائے نعت اس کی خوشبو سے مہک اٹھی ہے۔ شعراء کرام اس سلام محبت کی زمین اور ردیف ''لاکھوں سلام'' میں دُرود وسلام لکھ لکھ کر بحضور سیّد الانام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پیش کرنے میں مصروف ہیں۔ اگر ان تمام سلاموں کو ایک ''گلدستۂ سلام'' کی صورت میں جمع کیا جائے تو ایک عظیم ''مجموعۂ سلام''، مرتب ہو سکتا ہے۔

تضمین نگاری کو اصناف سخن میں جو اہمیت حاصل ہے وہ ارباب علم ودانش پر عیاں ہے۔ تضمین کسی مشہور ومعروف کلام پر وہی تاثیر، وہی خیالات وافکار اور حسنِ معنویت کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے لکھی جاتی ہے۔ سلام رضا پر جتنی تضمین لکھی گئی ہیں کسی

Marfat.com

دوسرے کلام پر اتنی تضمین نظر نہیں آئیں۔ یہی سے سلام رضا کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

تحریک نعت کے ممتاز رکن جناب شہزاد احمد (مدیر "حمد و نعت" کراچی) سلام رضا پر لکھی گئی تضمینوں پر کام کر رہے ہیں اور ان کا ایک مفصل جائزہ لے رہے ہیں۔ اللہ کرے ان کا یہ عظیم کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچے تاکہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوسکیں۔

سلام رضا کے منتخب اشعار پر اب تک جن تضمین نگاروں کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ
(مصنف "سرورِ کونین ﷺ کی فصاحت")

(۲) سید اشرف علی ہلال جعفری علیہ الرحمۃ

(۳) مولانا محمد اسلم بستوی

(۴) عزیز حاصل پوری

(۵) مولانا سید حبیب احمد نقشبندی محسنی سلہری

(۶) مفتی اعظم علامہ اختر رضا خان بریلوی الازہری (سجادہ نشیں آستانہ عالیہ بریلی شریف)

(۷) مولانا بدر القادری مصباحی

(۸) مولانا عبد السلام شفیق

(۹) محمد عثمان عارف نقشبندی (سابق گورنر اترپردیش)

(۱۰) رفیق احمد کلام رضوی

(۱۱) صوفی مسعود احمد رہبر چشتی محبوبی کشمیری ضیائی

Marfat.com

(۱۲) پروفیسر فیاض احمد خان کاوشؔ وارثی علیہ الرحمۃ

(۱۳) احمد مرزا قادری صابرؔ براری (ممتاز تاریخ گو شاعر)

(۱۴) حبیب احمد محسنؔ مظہری

(۱۵) غلام مصطفیٰ مجددی (پنجابی زبان میں)

(۱۶) ریاض الدین سہروردی

(۱۷) صدیق زاہدؔ

(۱۸) راجا رشید محمود (ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' لاہور)

(۱۹) علامہ قاضی عبدالدائم دائمؔ نقشبندی (مصنف ''سیدُ الوریٰ'')

(۲۰) امان اللہ اجملؔ جنڈیالوی

(۲۱) حافظ چشتی تونسوی

(۲۲) رشید وارثی

(۲۳) پیر سیّد نصیر الدین نصیرؔ گیلانی گولڑوی

سلام رضا کی مکمل تضمین نگاری کا اعزاز حاصل کرنے والوں میں یہ اسمائے گرامی سامنے آئے ہیں:

(۱) علامہ سیّد محمد مرغوب اختر الحامدی علیہ الرحمۃ

(۲) سید محفوظ علی صابر القادری بریلوی علیہ الرحمۃ

(۳) عبدالغنی سالک

(۴) حافظ عبدالغفار حافظ سعیدی

(۵) مولانا عبدالکریم قادری بہلیم عطاری (سندھی زبان میں)

(۶) پروفیسر ریاض احمد بدایونی

Marfat.com

(۷) بشیر حسین ناظمؔ

(۸) صاحبزادہ ابوالحسن واحدؔ رضوی (ایڈیٹر ماہنامہ ''ریاض العلم'' اٹک)

(۹) طیشؔ صدیقی کانپوری

(۱۰) مولانا عبدالجبار رہبرؔ اعظمی

(۱۱) محمد عثمان اوجؔ اعظمی چریاکوٹی۔

(۱۲) محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطان پوری

بے شک تمام تضمین نگاروں نے خلوص نیت سے کام کیا ہے۔ ان تمام کی کاوشیں قابل صد ستائس ہیں لیکن آخرالذکر تضمین نگار محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری نے سلام محبت پر دو تضمینیں لکھ کر دنیائے رضویات میں ایک منفرد ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری 5 جون 1941ء کو سلطانپور تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک میں پیدا ہوئے۔ خاندانی لحاظ سے پٹھان اور قبیلہ یوسفزئی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد گرامی مولانا عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نہایت عالم و فاضل تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی سے حاصل کی۔ لوئر مڈل تک تعلیم اپنے گاؤں کے اسکول میں حاصل کی۔ 1955ء میں مڈل کا امتحان وظیفہ کے ساتھ پوڑمیانہ (اٹک) سے پاس کیا۔ 1959ء میں میٹرک کا امتحان حسن ابدال سے نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ بعد ازاں دوران ملازمت کراچی سے منشی فاضل، اور فاضل اُردو کے امتحانات پاس کیے۔ کراچی یونیورسٹی سے گریجویشن کی اور 1972ء میں ایم اے فارسی کا امتحان پاس کیا اور سند امتیاز حاصل کی۔

1961-62ء کے لگ بھگ سلطان العلماء پیر سید مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی علیہ الرحمۃ کے اکلوتے فرزند سید پیر غلام محی الدّین المعروف قبلہ بابو جی علیہ الرحمۃ کے

Marfat.com

دست حق پرست پر سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت ہوئے۔

1999ء میں طارؔق سلطانپوری اپنی اہلیہ اور اکلوتی دختر کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف یاب ہوئے۔ آپ نے اس سفرِ مقدس کی تمام کیفیات مشاہدات اور محسوسات کو قلمبند کر کے ''تجلّیات حرمین'' کے نام سے شائع کر دیا ہے اسے منظوم سفرناموں میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ طارق سلطانپوری ابتداء میں غزل گو شاعر تھے۔ سیاسی نظمیں بھی لکھتے تھے لیکن جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدّث بریلوی علیہ الرحمۃ کے نعتیہ مجموعہ ''حدائق بخشش'' کا مطالعہ کیا تو دل کے دریچے کھل اٹھے اور ہمیشہ کے لئے نعت گوئی کو ''سرمایۂ حیات'' بنا لیا۔ خود فرماتے ہیں:

؎ یہ سب حدائق بخشش کا فیض ہے طارقؔ
حبیب پاک کے مدحت نگار ہم بھی ہیں

مزید فرماتے ہیں:

؎ آداب ثنائے شاہ امم سیکھے ہیں حدائق بخشش سے
جتنا سمجھا جو کچھ جانا طارق فیضان رضا جانا

نعت گوئی میں اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو اپنا رہبر تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

؎ رضا، رہبر نعت ہے اپنا طارق
کبھی بھی نہیں، ہم بھٹک جانے والے

طارؔق سلطانپوری کے دو نعتیہ مجموعے منتظر اشاعت ہیں۔ دونوں کے نام تاریخی اور حدائق بخشش سے ملتے جلتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

Marfat.com

(۱) علائق بخشش (۱۴۱۳ھ)

(۲) چادرِ بخشش (۱۴۱۰ھ)

راقم کی خواہش پر طارق سلطانپوری سلام رضا کی تضمین نگاری کے سمندر میں غوطہ زن ہوئے اور تائیدِ ایزدی کے ساتھ صرف سات دنوں میں ساحل مراد تک پہنچ گئے اور دنیائے رضویات کو ''بارانِ رحمت'' کے نام سے سلام رضا پر ایک شاندار تضمین عنایت فرمادی۔

اسی طرح علامہ مفتی محمد خان قادری کی ''شرح سلام رضا'' چھپ کر سامنے آئی تو راقم دوبارہ یہ شرح لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسری تضمین لکھنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ تیار ہوگئے۔ دوسری تضمین ''برہانِ رحمت'' بھی چند دنوں میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔ سلام رضا پر آپ کی دونوں تضمینیں ایک ہی سال ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء کو مکمل ہوئیں اور اب حسنِ اتفاق سے یہ دونوں تضمینیں ایک ہی سال ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء کو الگ الگ کتابی صورت میں چھپ کر سامنے آ رہی ہیں۔

پہلی تضمین ''بارانِ رحمت'' کے بارے میں راقم کا درج ذیل مقالہ اسی سال رضا اکیڈمی لاہور سے شائع ہوگیا تھا۔

''امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہ میں طارق رضا سلطانپوری کا خراج عقیدت''

اس طرح دوسری تضمین ''برہانِ رحمت'' کے بارے میں بھی راقم کا درج ذیل مقالہ اسی سال رضا اکیڈمی لاہور نے شائع کر دیا تھا۔

''سلام رضا پر طارقِ رضا کی تضمین ثانی''

''برہانِ رحمت'' یہ علامہ شمس بریلوی علیہ الرحمۃ نے ''معارفِ نعت'' کے عنوان سے عدیم النظیر اور وسیع و بسیط مقدمہ رقم فرمایا ہے جو تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

یہ مقدمہ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل پاکستان (کراچی) میں موجود ہے۔

پہلی تضمین ''بارانِ رحمت'' کی نقلیں تیار کر کے راقم نے مختلف اہل علم کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کیں کہ وہ اس ''تضمین ثمین'' پر اپنے گراں قدر خیالات اور آراء سے نوازیں۔ سات اہل علم نے راقم کی خواہش پر نہایت ایمان افروز مقالات لکھ کر ارسال کر دیئے جو زیر نظر مجموعۂ مقالات ''جواہر تضمین'' کی زینت ہیں۔

(۱) علامہ شمس الحسن شمس بریلوی علیہ الرحمۃ (م ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء) آسمان علم وادب کے روشن آفتاب تھے۔ آپ بیک وقت شاعر، معلّم، محقق، صاحبِ اسلوب نثر نگار اور بے مثال مترجم تھے۔ سینکڑوں تحقیقی مقالات ومضامین، تراجم، مقدمات اور تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ آپ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''سرور کونین ﷺ کی فصاحت'' پر حکومت پاکستان کی طرف سے قومی سیرت ایوارڈ اور علمی خدمات پر ستارۂ امتیاز حاصل کر چکے ہیں۔ ''بارانِ رحمت'' پر آپ کے خیالات وجذبات ''سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین'' کے عنوان سے حاضر خدمت ہیں۔

(۲) مولانا سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی بدایونی ثم ہزاروی مدظلہ مملکت خداداد پاکستان کے ایک ممتاز محقق وادیب اور شاعر ہیں۔ کئی بلند پایہ کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان میں کمالِ مصطفیٰ ﷺ، حقیقت ایمان، جہانِ شمس، میلادِ حضور ﷺ اور حیات النبی ﷺ کی تقویم'' شہرۂ آفاق ہیں۔ ''نعت گوئی میں صلوٰۃ وسلام کے نذرانے'' کے عنوان سے آپ کا مقالہ پیش خدمت ہے۔

(۳) مُحبِ سادات پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی مجددی مدظلہ اہل سنت کے علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں، آپ تحریک شیرانِ اسلام پاکستان کے سپہ سالار ہیں۔ ماہنامہ مجلّہ ''الحقیقہ'' کے سرپرست اعلیٰ ہیں جو سنّی صحافت میں ایک خاص مقام

Marfat.com

رکھتا ہے۔ آپ بلند پایہ شاعر ہیں۔ حمد و نعت میں طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔ انوار لاثانی، ''میلاد شریف اور بعض'' روایات اور توحید اور محبوبانِ خُدا کے کمالات'' آپ کی مشہور کتابیں ہیں۔ ''سلام رضا کی دلکشی و دلآویزی'' کے نام سے آپ کے گراں قدر جذبات حاضر ہیں۔

(۴) ابوبلال علاّمہ غلام مصطفیٰ مجددی مدظلہٗ اہل سنّت کے نوجوان قلمکاروں میں ممتاز حیثیت کے مالک ہیں۔ پروفیسر محمد حسین آسی مدظلہٗ کے نامور شاگرد ہیں۔ ماہنامہ ''انوار لاثانی'' لاہور کے رئیس القلم ہیں۔ نظم و نثر میں خوب لکھتے ہیں۔ آپ کی کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں شان حبیب الباری، تذکرۂ مجدّد دینِ اسلام اور زبان میری ہے بات ان کی!'' کو زبردست پذیرائی ملی ہے۔

''سلام رضا کی خوبصورت تضمین'' کے نام سے ان کا مضمون شامل ہے۔

(۵) علامہ سیّد نور محمّد قادری علیہ الرحمۃ (م ۱۹۹۶ء) مملکت خدادادِ پاکستان کے نامور محقّق اور نقاد تھے۔ رضویّات اور اقبالیّات پر آپ کے کئی مقالات شائع ہو چکے ہیں۔ کئی کتابوں پر آپ نے دیباچے، تعارف اور پیش لفظ تحریر کیے ہیں۔ آپ بے مثال سخن فہم و سخن شناس تھے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے آپ کو والہانہ عشق تھا جس پر آپ کے مقالات و مضامین شاہد ناطق ہیں۔ ''اعلیٰ حضرت کی شاعری پر ایک نظر'' اور ''اعلیٰ حضرت کی سیاسی بصیرت'' کو کافی شہرت ملی۔ آپ نے ''بارانِ رحمت'' کو عاشقانِ رسول ﷺ کے لئے نعمت غیر مترقبہ قرار دیا ہے۔ ان کا مقالہ پیش نظر مجموعہ کی زینت ہے۔

(۶) پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر مدظلہٗ کی تابناک شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں آپ نے بلوچستان کی سنگلاخ سرزمین کو علم و ادب

Marfat.com

کا گلستان بنا دیا ہے۔ مختلف موضوعات بالخصوص بلوچستان اور اردو کے حوالہ سے درجنوں کتابیں آپ کی علمی یادگار ہیں۔ آپ محض ایک فرد نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ آپ کی تالیفات میں سیرتِ پاک کی خوشبو، تذکرۂ صوفیائے بلوچستان، اقبال کے چند خوشے، بلوچستان میں تحریک تصوّف اور بلوچستان میں اُردو، شہرۂ آفاق ہیں۔

حکومت کی طرف سے ان کی علمی وادبی خدمات کے اعتراف میں صدارتی ایوارڈ مل چکے ہیں۔

راقم کی خواہش پر ''بارانِ رحمت،، پر آپ نے ایک محققانہ اور عارفانہ مقالہ لِکھ کرارسال فرمایا ہے جو ''روح پرور اور ذہن افروز دُرود وسلام،، کے عنوان سے زیرنظر مجموعہ کی زینت ہے۔

(۷) مولانا حفیظ نقشبندی مدظلہ، مقبوضہ کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ تعلیم کے سلسلہ میں کراچی آئے اور پھر کراچی کے ہوکر رہ گئے۔ آپ ایک خطیب، مصنّف اور نعت گوشاعر ہی نہیں بلکہ نعت خوانی کے اعزاز سے بھی سرفراز ہیں۔

وسیلۂ بخشش (مجموعۂ نعت) یارسول اللہ ﷺ آدابِ بندگی اور مرشدِ اعظم آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

''بارانِ رحمت'' کے حوالہ سے آپ نے اپنے مختصر تاثر کو ''حدیقۂ حفیظ'' کا نام دیا ہے جو ''جواہر تضمین'' کی زیب وزینت میں ایک اضافہ ہے۔ آخر میں ''جواہر منظوم'' کے عنوان سے ''بارانِ رحمت'' پر استخراج کیے گئے پانچ قطعات تاریخ بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

(۱) صابرؔ براری تاریخ گوئی میں ید طولی رکھتے ہیں۔ قطعات کے کئی مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ پہلا قطعہ ان کے اثر خامہ کا نتیجہ ہے۔ آپ نے ''نمودِ شریعت ہے بارانِ رحمت'' (۱۹۹۷ء) سے مادۂ تاریخ نکالا ہے۔

(۲) سیّد عارف محمود مہجورؔ رضوی تاریخ گوی میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں ان کے کئی قطعات منظر عام پر آ چکے ہیں۔ دوسرا قطعہ ان کے قلم سے ہے۔ آپ نے ''نذرِ حسین'' ہے بارانِ رحمت'' (۱۹۹۵ء) سے تاریخ نکالی۔

(۳) ابو طاہر فدا حسین فداؔ شعر وادب میں استادانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ تاریخ گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ ''معدن التواریخ'' کے عنوان سے ایک مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ تیسرا قطعہ ان کا تحریر کردہ ہے۔ انہوں نے ''جلوۂ صبح گلستانِ سخن'' (۱۴۱۵ھ) سے تاریخ نکالی ہے۔

(۴) محمد عبدالقیوم طارقؔ سلطانپوری خود بھی تاریخ گوئی میں باکمال نظر آتے ہیں اور تاریخ گوئی کو بھی ''فیض رضا'' ہی تصور کرتے ہیں۔ کئی شخصیات کے قطعات وصال لکھ چکے ہیں۔ کئی کتابوں کی تکمیل اور طباعت کے قطعات تاریخ بھی نکال چکے ہیں۔ ''تاریخ راج'' (۱۴۱۵ھ) اور ''رباب تاریخ'' (۱۴۱۶ھ) کے تاریخی نام سے آپ کے دو مجموعے منتظر اشاعت ہیں۔

چوتھا اور پانچواں قطعہ آپ نے خود لکھا ہے۔ آپ نے ''جوبن فکر احمد رضا'' (۱۴۱۵ھ) اور ''اصل فکر رضا'' (۱۴۲۲ھ) سے تاریخیں نکالی ہیں۔

الحاصل زیر نظر مجموعہ ''جواہر تضمین'' میں سات مقالات ومضامین (منثور) اور پانچ قطعات تواریخ (منظوم) شامل ہیں۔

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مجموعۂ نعت ''حدائق بخشش'' کا نام تاریخی ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۲۵ھ بنتے ہیں۔ آج ۱۴۲۵ھ کا سال گزر رہا ہے۔ گویا حدائق بخشش کو شائع ہوئے اک سو سال ہو چکے ہیں۔ اس کی گولڈن جوبلی کے موقع پر رضا اکیڈمی لاہور نے خصوصی اشاعتوں کا اہتمام کیا ہے۔ ''جواہر تضمین'' بھی ان خصوصی اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

دونوں تضمینیں ''بارانِ رحمت'' اور ''برہانِ رحمت'' کی اشاعت بھی اسی مبارک سلسلہ کی ایک حسین کڑی ہے۔ ''بہارستان سلام رضا'' اور ''حدائق بخشش۔خزینۂ اسرار نعت'' کی اشاعت بھی اسی تسلسل کا حصہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفی ﷺ کے طفیل ہم سب کو نہ صرف کارِ رضا میں مصروف رکھے بلکہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامرانی عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دعا گو

سید صابر حسین شاہ بخاری

۷ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ

۲۹ مارچ ۲۰۰۴ء

Marfat.com

سلام رضا پر ایک کیف آفریں تضمین

رشحاتِ قلم: علامہ شمس الحسن شمس بریلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجی بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

قارئین کرام سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ نعت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جو گرانمایہ مشک بیز وعطر آگیں، عقیدت ومنقبت طراز اشعار کا سرمایہ بہ ہیئت غزل، قصیدہ، مثنوی، قطعات و رباعیات، امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے اپنی یادگار چھوڑا ہے، وہ فقید المثال ہے۔ میں عقیدت کی بنا پر یہ بات نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ یہ اٹل حقیقت کا اظہار ہے۔ اعلیٰ حضرت کے ان گراں مایہ اشعار کا مجموعہ ''حدائق بخشش'' (حصہ اول، دوم) کے نام سے موسوم ہے اور متعدد بار زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا ہے۔

یوں تو آپ کے تمام مشک بیز اور عطر آگیں اشعار حدائق بخشش حصہ اوّل و دوم کے صفحات پر اپنی ضو پاشیوں اور ضیا باریوں سے جنت نگاہ کا سامان فراہم کر رہے ہیں لیکن خصوصیّت کے ساتھ ''باقیات رضا'' جسے حدائق بخشش حصہ سوم کے نام سے آپ کے وصال کے بعد مرتب کیا گیا اس میں نعت ومنقبت پر مشتمل

Marfat.com

قصائد آپ اپنی مثال ہیں اور اُردو نعت نگار شعراء میں اعلیٰ حضرت فرد واحد ہیں جس نے علم ہیئت کی مصطلحات میں نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مناقب خلفائے کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو پیش کیا ہے۔ اس دور میں عوام تو عوام خواص میں بھی بہت کم لوگ علم ہیئت وفلکیات کا ادراک رکھتے ہیں۔ ان قصائد ونعت مناقب کا مطالعہ کیجئے تب آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت رضا کی فکر نکتہ سنج اور طبع دقیقہ نے کس خوبی سے ہیئت وفلکیات (نجوم) کی مصطلحات میں نعت ومنقبت کے حقائق ودقائق کو پیش کیا ہے۔ جس دَور اور جس عہد میں فکر رضا نے یہ جواہر پارے پیش کیے ہیں۔ اس دَور میں ان کے صیرفی موجود تھے۔ علوم ہیئت وفلکیات کے نکات اور ان کی مصطلحات سے لوگ باخبر تھے چنانچہ ان افکار کو بے حد سراہا جاتا تھا لیکن آج ان علوم سے بے خبری کے باعث ان افکار عالیہ کی وہ ستائش نہیں کی جاتی۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ کا قلب حکمت محور اور فکر نکتہ سنج کا محور و مرکز باعث تخلیق کائنات، فخر موجودات، سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی شیفتگی اور آپ کے اوصاف جلیلۂ جمیلہ ہیں جن کو آپ کے قلم نے نثر اور نظم دونوں میں پیش کیا ہے۔ آپ کی تصنیفات میں ان کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے لیکن نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اطلاق عام طور پر منظوم اوصافِ نبوّت پر کیا جاتا ہے اس بنا پر آپ کا نعتیہ کلام اس خصوص میں بڑی اہمیّت کا حامل ہے۔

امام اہل سنّت قدس سرہ نے نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جو

Marfat.com

عطر بیزیاں اور گل پاشیاں کی ہیں ان سے عوام و خواص دونوں کے مشام ہائے جاں معطر ہیں (ان شاء اللہ اس طرح عطر آگیں رہیں گے) اور ہر مسلمان کا دل محبت سرور عالم و عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طراوت و تازگی سے ایک گلستان سدا بہار بن گیا ہے۔ حدائق بخشش کا ہر صفحہ اور اس صفحہ کا ہر شعر سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے والہانہ شیفتگی کا ایک مرقع ہے اور گل سر سبد گلچیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے اور نبی محترم و محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بارگاہ عرش رفعت کے اس مداح خاص یعنی امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان جذبات عقیدت ومحبت طراز اور ایمان افروز احساسات، مدحت طراز کو جو قبول خاص و عام عطا فرمایا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ میں یہاں اس کی وضاحت و تصریح کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ خصوصاً آپ کے سلام محبّت التیام و صداقت التزام ع

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کو اس رؤف و رحیم نے جو حسنِ قبول عطا فرمایا ہے وہ فقید المثال ہے۔

خامۂ حضرت رضا نے اس مقبول عام سلام میں ۱۷۱ سلام منقبت طراز پیش کیے ہیں اور ان میں نبوّت کے اوصاف، سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب بلند اور حضور اقدس کے سراپائے جمال (شمائل نبوی کو جس خوبی، لطافتِ بیان اور حسن زبان کے ساتھ پیش کیا ہے۔ میرے قلم میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ ان خوبیوں کو بیان کر سکے۔

یہ سلام ایک بحر معانی ہے جو موجزن ہے اور ایک فکر غواص ہے جو بحر اوصاف و شمائل نبوّت میں بہ صد خلوص و احترام غوطہ زن ہے اور کمالات نبوّت

Marfat.com

کے گہر ہائے آبدار کو زینت سر بنا کر ہشاش بشاش اس بحرِ ذخائر سے سر نکالتی ہے اور پھر دوسرے گہر آبدار کے حصول کیلئے دوبارہ غوطہ زن ہوتی ہے اور پھر صدف ہائے معانی کی تلاش میں کامیاب وکامران ہو کر سر ابھارتی ہے اور کمالات نبوّت کے درِ بے مثال کو پیش کرتی ہے۔

یوں تو ان ۱۷۱ اشعار کا مجموعہ تحیّت وسلام کا ایک عطر بیز، روح پرور اور حسین مجموعہ ہے لیکن کمال سخن گوئی ملاحظہ ہو کہ ہر شعر میں ''سلام'' کو ایک نئے انداز سے پیش کرتے ہیں اور کمال فکر جو موہبتِ الٰہی اور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لطف نامتناہی سے فیض یاب ہے۔ یہ کہ ہر شعر میں کمال نبوّت کا ایک حسین اور دلکش رخ پیش فرماتے ہیں۔

اس سلام محبّت طراز اور مرقع ایمان وعقیدت کی اس سے بہتر اور برتر دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے ممتاز اور مشہور نعت نگار شعرائے کرام نے اس ''سلام'' پر نگارشِ تضمین کو اپنے لیے سرمایہ سعادت سمجھا ہے اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

میرے گرامی مرتبت دوست حضرت طارق سلطانپوری (محلّہ حطاراں، حسن ابدال ضلع اٹک) نے جو ایک نغز گو، رنگین طراز شاعر ہیں، اپنے ایک محترم دوست حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری قادری ناظم اعلیٰ امام اہل سنت لائبریری، برہان شریف (ضلع اٹک) کے پیہم تقاضوں اور بے حد اصرار کے نتیجے میں بطور امتثال امر اس سلام بلاغت التیام پر تضمین پیش کی ہے۔ یہ تضمین سلام رضا کے تمام اشعار پر ہے اور حضرت طارق سلطان پوری نے اس تضمین کی نگارش میں اپنی

Marfat.com

شاعرانہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا ہے۔ محترمی جناب سید صابر حسین شاہ صاحب نے جو مجھ پر بڑے مہربان ہیں اور ہر دم میری حوصلہ افزائی فرماتے رہتے ہیں۔ مجھے سے ارشاد فرمایا کہ اے شمس! حضرت طارق سلطان پوری کی اس تضمین پر ایک مختصر تبصرہ تحریر کرو۔ ان کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں یہ مختصر تبصرہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔

میں یہاں تضمین نگاری اور اس کے قواعد وضوابط پر کچھ عرض نہیں کروں گا کہ میرے خیال میں ہر تضمین نگار ان سے باخبر ہوگا۔

صرف اتنا عرض کروں گا کہ تضمین کے مصرعے جس شعر کو متضمن ہیں اس کی تشریح وتوضیح بقدر امکان ان مصرعوں کا ادبی حسن ہی نہیں بلکہ ادبی معیار بھی ہے۔ اگر تضمین کے مصرعے شعر سے الگ تھلگ ہیں تو وہ برائے نام تضمین ہوگی بلکہ ایک غیر متعلق ادبی کوفت ہوگی۔ عام طور پر اردو ادب میں جو تضمینیں پائی جاتی ہیں ان میں مصرع ہائے تضمین سے شعر کی کچھ نہ کچھ توضیح وتشریح ہو جاتی ہے۔

لیکن سلام رضا "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام"

ایک متبحر عالم، ایک فقید المثال فقیہہ کی طبع نکتہ سنج کا نتیجہ فکر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ معارفِ قرآن وحدیث پر بڑی گہری نظر رکھتے تھے۔ آپ کے سلام محبت طراز میں جہاں تک نعت وشمائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار ہے۔ ہر شعر ایک گنجینہ معانی ہے اور اس شعر کے دامن میں کوئی نہ کوئی اثر وحدیث پنہاں ہے۔ اس لیے اس سلام کی تضمین میں تین مصرعوں میں ان نکاتِ ایمان افروز اور آثار واحادیث کا بیان ناممکن ہے۔ نہ یہ ہر تضمین نگارِ

Marfat.com

سلام رضا کے بس کی بات ہے۔ شاعر کی نگاہ اگر اس نکتہ (حدیث واثر) تک پہنچ گئی ہے تو وہ اشارۃً وکنایۃً ہی اس سلسلے میں کچھ کہہ سکتا ہے۔ وضاحت کے ساتھ کچھ کہنا ممکن نہیں ہے بس قافیہ پیمائی ہی ہوسکتی ہے۔ اس اعتبار سے ''سلام رضا'' پر تضمین نہایت غور وفکر کی متقاضی ہے اور فکر بھی ایسی جو علوم دینیہ سے بہرہ ور ہو۔ سلام رضا میں متعدد اشعار ایسے ہیں جو کلام ربانی کی کسی نہ کسی آیت کریمہ کو اپنے پاک دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ میں یہاں اگر ایسی چند مثالیں بھی پیش کروں تو تبصرہ بہت طویل ہو جائے گا۔ اس لیے معذرت خواہ ہوں بس اتنا عرض کروں گا کہ جس طرح حضرت رضا نے اپنی فکر کے کمال غواصی یعنی تبحر علمی کو کام میں لاتے ہوئے نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بحر رائق سے کمالاتِ نبوت ورسالت کے گہر ہائے آبدار نکالے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے معمور اور پر نور دل کیلئے نشاط وانبساط اور تازگی ایمان کا سرمایہ فراہم کیا ہے اس طرح اس سلام محبت طراز پر تضمین اور ان جواہر پارون کی ریزہ کاری اور ان در رِثمین کو سفتہ کر کے ایک سلکِ حسین وہی تیار کرسکتا ہے۔ جو ماہر فن ہو ورنہ ع

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

یہ ہر شاعر کے بس کا کام نہیں۔ جس طرح معمولی سی بے تدبیری یا فن کی خامی ریزہ کاری میں جواہر پارے کو ناکارہ نہ سہی کم مایہ تو ضرور ہی بنا دیتی ہے۔ اسی طرح تضمین نگار جس کلام پر نگارشِ تضمین میں مصروف ہے اگر وہ ان صلاحیتوں سے بہرہ ور نہیں جو سخن فہمی وسخن سنجی کیلئے لازمی ہیں۔ یا فن شاعری کے

Marfat.com

دوسرے لوازم سے آگاہ نہیں اور ان نکات تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ جو ان اشعار مسلسل (نظم، قصیدہ یا مثنوی) میں مستور ہیں تو وہ ہرگز ایک کامیاب تضمین نگار نہیں بن سکتا۔

حضرت طارق سلطان پوری صاحب ایک بالغ نظر صاحب علم وفضل شاعر ہیں۔ مدتوں سے شعر گوئی کا شغف ہے۔ فارسی ادب سے خاص لگاؤ ہے۔ فارسی شاعری کی رنگینی، اس کی لطافت و شیرینی، حسن تراکیب، حسن زبان و بیان سے کماحقہٗ بہرہ ور ہیں اور حضرت حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری سے تو ربطِ خاص رکھتے ہیں۔ اردو ادب ان کی فکر کا شعار و دثار ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس دشت کی سیاحی میں ایک عمر گزاری ہے۔ سلام رضا پر آپ کی تضمین اس کی آئینہ دار ہے۔ لطافت و سلاست زبان و بیان، طرفگیٔ تخیل، معانی آفرینی، تشبیہات واستعارات کا حسین امتزاج اور الفاظ و تراکیب کی نغمگی (زیروبم) حضرت طارق کی شاعری کے اجزائے ترکیبی یا خصوصیات شاعری ہیں اور یہی خصوصیات سلام رضا کی تضمین میں جلوہ گر ہیں۔

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ تضمین نگاری ایک مشکل مرحلہ ہے اور تضمین نگار شاعر کو تضمین کے مصرعوں میں وہ آزادی میسر نہیں ہوتی جو اس کو اپنی غزل یا کسی دوسری صنف سخن (قصیدہ، مثنوی وغیرہ) کی صورت میں پیش کرتے ہوئے بغیر کسی پس و پیش کے حاصل ہوتی ہے لیکن شاعر کی فکری خصوصیات یا شعری خصوصیات ہر موضوعِ سخن یا ہیئت سخن میں اپنا رنگ دکھاتی ہیں اور وہ شاعر کی فکر سخن سے کسی موضوع میں بھی جدا نہیں ہو سکتی۔ یہی صورت حال حضرت طارق

Marfat.com

کی اس تضمین میں ہے۔

زبان کی سلاست اور طرزِ ادا کا بانکپن ملاحظہ کیجئے

اعلیٰ حضرت ''سلام'' میں فرماتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق بڑی بے ساختگی اور سلاستِ زبان کے ساتھ اس پر اس طرح مصرعے لگاتے ہیں۔

تو نے کیا کیا نہ اے شاہِ کوثر دیا
دامن سائلان جہاں بھر دیا
ایک ہی بار کیا زندگی بھر دیا
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے شعر کے مصرع اول میں بے ساختگی اور زبان کی سلاست موجود ہے۔ طارق صاحب نے اپنے مصرعوں میں اس کو برقرار رکھا ہے اور ''بھر دیا'' میں ایک صنعت لفظی بھی موجود ہے، جس کا تعلق عام ''بدیع'' سے ہے۔ اس صنعت نے زبان کا لطف دوبالا کر دیا ہے۔

حضرت رضا فرماتے ہیں:

جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت طارق کے مصرعوں کی بے ساختگی ملاحظہ کیجئے۔

شکریں گفتگوئے شہ انس و جاں
ایسا شیریں بیاں دوسرا ہے کہاں
ہر سخن سننے والوں کو آرام جاں
جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں

اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

سلاستِ زبان و بیان کے سلسلے میں سلام رضا کا یہ شعر بھی قابل تحسین ہے۔

خلق کے دادرس سب کے فریاد رس

کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کی تضمین ملاحظہ کیجئے۔

پست و بالا، یسار و یمیں، پیش و پس — ان کا محتاج رحمت ہے ہر ذی نفس
بے کسوں کو سر حشر ہیں آپ بس — خلق کے دادرس سب کے فریادرس

کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

بندش کی چستی

الفاظ کا دروبست، ترتیب الفاظ کو تعقید سے بچانا اور تراکیب کو ان کی اصل صورت میں نظم کرنا بندش کی چستی ہے۔ اس سے کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔

سلام رضا کا شعر ہے۔

بے سہیم و قسیم و عدیل و مثیل
جوہر فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت طارق کی تضمن میں حسن بندش ملاحظہ کیجئے.

مظہر حق وجود خدا کی دلیل پیکر عز و تمکیں جلیل و جمیل
وہ نوید مسیحا دعائے خلیل بے سہیم وقسیم و عدیل ومثیل
جوہر فردِ عزّت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت کا بہت ہی حسین و کیف آفریں شعر ہے۔

جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے بھی اس شعر پر بہت ہی کیف آفریں تضمین کہی ہے اور ان کی بندشیں قابل داد ہیں، فرماتے ہیں:

رنگ و بو ہے جو کونین کے باغ میں زلف و روئے نبی کا تصدق کہیں
وہ بہار آفریں ہیں یہ سب مان لیں جس کے جلوے سے مرجھائی کلیاں کھلیں
اس گل پاک منبت پہ لاکھوں سلام

زبان کی سلاست اور اندازِ بیان کا لطف اس تضمین میں ملاحظہ کیجئے۔

حضرت رضا کا ایک شعر ہے ایک غزوہ کے مجاہدین کی جرأت و دلیری کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غُرّش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

حضرت طارق نے اس پر اس طرح مصرعے لگائے ہیں:

معرکے سر جو اس جیش حق نے کیے
سینہ افروز تمغے ہیں تاریخ کے
دشمنانِ حرم کے یہ چھکے چھٹے
نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غُرِّش کوس جرأت پہ لاکھوں سلام

''سینہ افروز تمغے ہیں تاریخ کے'' اندازِ بیان کی لطافت اور اس کا حسین رخ ہے جو قابل داد ہے۔ زبان کی سادگی اور روانی اس پر مستزاد ہے۔

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

وہ چقا قاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

یہاں تضمین میں جناب طارق نے نہ لغات غیر مانوس کا سہارا لیا ہے اور نہ استعارہ وتشبیہہ کا بلکہ نہایت سادگی کے ساتھ اس طرح الفاظ ترتیب دیئے ہیں کہ محاکات کی کیفیت پیدا ہوگئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

جیش نصرت کا یہ جذبہ و ولولہ
بچ نکل جائے دشمن یہ ممکن نہ تھا
جب علم میر لشکر نے اونچا کیا
وہ چقا قاق خنجر سے آتی صدا
مصطفیٰ تیری صولت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے بہت ہی پیاری اور پاکیزہ زبان میں اور نہایت ہی بلیغ کنایہ کے ساتھ فرمایا ہے:

آب تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاض نجابت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے تضمین میں اس تقدیس کو پیش نظر رکھا ہے اور زبان کی سادگی سے اس میں کیف پیدا کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے ''آبِ تطہیر'' فرما کر اس آیت کریمہ کی طرف بلیغ کنایہ فرمایا ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا۔ (سورۂ احزاب)

حضرت طارق نے زبان کی سلاست کے ساتھ انداز بیان کی ندرت کو اپنا کر لطف دوبالا کر دیا ہے اور اس کنایۂ بلیغ کے کیف کو برقرار رکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

باغ فیض نبوّت کی تاثیر سے
رشک جنت ہزاروں گلستان کھلے
ہم نے پایا سکوں اس کے سایہ تلے
آبِ تطہیر سے جس میں پودے جمے
اس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام

اس تبصرے کی نگارش کے وقت میں نے عزم کیا تھا کہ تضمین کے بند پیش کرتے ہوئے کسی دوسرے شاعر کی تضمین سے موازنہ نہیں کروں گا۔ اس لیے موازنہ سے گریز کرتے ہوئے جناب طارق کی تضمین کے چند اور بند، زبان کی

Marfat.com

سلاست و اندازِ بیان کی ندرت کی وضاحت کیلئے یہاں پیش کر رہا ہوں۔

''سیّد شباب اہل جنت'' کی نوید حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ذی وقار نواسے کیلئے اہل ایمان اور حضرات مومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کو سنائی تھی۔ (جامع ترمذی، مناقب امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام اہل سنت قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

خون خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے اس حدیث سنیّہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بہت ہی پر کیف انداز میں فرمایا:

نوجوانان جنت کے جو ہیں امیر
جن کی ماں نور چشم حبیب قدیر
خاندانِ نبی بے مثیل و نظیر
خونِ خیر الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کے مصرعہ اول میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے:

حضرت امام رضا قدس سرہٗ نے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور آپ کی پاکیزگی اور بلند سیرتِ کریمہ کو ان دو مصرعوں میں بہ کمال ایجاز بیان فرمایا ہے۔

Marfat.com

سیّما پہلی ماں کہف امن وامان
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

''کہف امن واماں''اور''حق گزار رفاقت'' فرما کر اعلیٰ حضرت نے حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت طیبہ کو نہایت بلیغ انداز میں پیش فرمایا ہے۔ جناب طارق سلطانپوری اس کمال ایجاز کی تفصیل تین مصرعوں میں کس طرح پیش کر سکتے تھے لیکن با ایں ہمہ انہوں نے آپ کی شان، عظمت اور آپ کی سیرت طیبہ کے چند خصائص کو پیش کر کے اندازِ بیان کی ندرت کا مرقع پیش کیا ہے، فرماتے ہیں:

حق گزار و انیس شہ مرسلاں
حسن کردار و پاکیزگی کا نشاں
دردمند و مددگارِ جانِ جہاں
سیّما پہلی ماں کہف امن واماں
حق گزارِ رفاقت پہ لاکھوں سلام

زبان کی لطافت اور بیان کی بے ساختگی کے سلسلے میں جناب طارق کی تضمین کا ایک اور بند پیش کرتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے سلام کے اس شعر میں محترم ومکرم افراد خاندان نبوّت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بڑی خوبی سے ذکر کیا ہے اور حسن ایجاز سے کام لیا ہے، فرماتے ہیں:

اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جناب طارق نے نہایت خوبی سے اس ایجازِ بیان پر مصرعے لگائے ہیں، فرماتے ہیں:

آج بھی شوق انگیز ہیں تذکرے
خاندان نبوّت کے افراد کے
ان کی تطہیر ثابت ہے قرآن سے
اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مکانت پہ لاکھوں سلام

امام نعت گویاں، اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سراپائے حضور انور، خصائص نبوت اور کمالاتِ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سرورِ نازِ قدم مغز رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

''سرونازِ قدم'' کی کیا تعریف کی جائے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! عرفی شیرازی نے اپنے قصیدۂ نعت ''اقبالِ کرم می گزد ارباب ہمم را'' میں ''سروِ ناز قدم'' کی توجیہہ بڑے ہی حسین اور معانی آفرینی سے بھرپور اندازِ بیان میں اس طرح کی ہے۔

تقدیر بہ یک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوث تو ولیلائے قدم را

اتنی حسین و بلیغ نعت آپ کو بمشکل ہی کسی فارسی شاعر کے یہاں ملے گی۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اپنے سلام میں جو استعارے ''سروِ نازِ قدم''

Marfat.com

''مغز رازِ حکم'' کہہ کر فرمائے ہیں وہ بے نظیر و بے مثال ہیں۔ جناب طارق نے اس شعر پر بہت ہی مترنم اور پر کیف الفاظ اور بندش کے ساتھ اس طرح مصرعے لگائے ہیں:

رودبار نعم آبشار کرم
جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختتم
دل نوازِ عرب فیض بخش عجم
سروِ نازِ قدم مغز رازِ حکم
یکہ تاز فضیلت پہ لاکھوں سلام

تضمین کے مصرعوں میں اتنی وسعت نہیں تھی کہ ان میں ''سروِ ناز قدم'' اور ''مغز رازِ حکم'' کی توضیح ہو سکے لیکن حضرت طارق نے ''جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختتم'' کہہ کر'' یکہ تار فضلیت پہ لاکھوں سلام'' کی توضیح وتصریح بہت خوبی سے کردی ہے جوان کے کمالِ سخن دانی اور رسائی فہم کی دلیل ہے

جو کچھ اب تک عرض کیا گیا اس کا ایک گونہ تعلق فن شاعری ہی سے ہے کہ تضمین بھی فن شاعری ہی کی ایک نوع سخن ہے اور اس تبصرے کا اصل موضوع وہ تضمین ہے جو حضرت طارق سلطان پوری نے امام اہل سنت فقیہہ ومحدث بے عدیل حضرت رضا بریلوی قدس سرہ کے مشہورِ زمانہ سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پر پیش کی ہے۔ اس تضمین میں باعث تخلیق کائنات فخر موجودات سرورِ عالم وعالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات وصفات کے

Marfat.com

بعض ایمان افروز حقائق کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ نے اس شہرۂ آفاق سلام میں جو اندازِ بیان، وجد آفریں تشبیہات و استعارات اور بصیرت افروز نکاتِ سیرتِ طیبہ پیش کیے ہیں وہ تعریف وستائش سے مستغنی ہیں۔

اس سلام میں جو عقیدت ومحبت کا ایک طغرائے بے مثال ہے حضرت رضا نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سراپائے اقدس و پرنور (شمائل نبوی) کمالاتِ نبوت، آپ کی ذات والا صفات سے ظہور میں آنے والے بعض معجزات کو نہایت لطیف پیرایۂ میں پیش کیا ہے۔ آپ کے ہر عضو پرُنور کو اس شان وشکوہ اور معجز بیانی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ قوتِ گویائی حیران ہے اور اس خصوص میں جو تشبیہات واستعارات آپ نے استعمال فرمائے ہیں وہ تعریف وتوصیف سے مستغنی ہیں۔ میں اگر یہاں مثالیں پیش کروں تو کلام بہت طویل ہو جائے گا۔ قارئین کرام سلام رضا ملاحظہ فرمائیں ان پر واضح ہو جائے گا کہ حضرت امام رضا نے ان تشبیہات و استعارات کو آپ کے اعضائے پرُنور پر منطبق کر کے ان تشبیہات واستعارات کو کس قدر پرشکوہ، مقدس ومطہر بنا دیا ہے۔ ان حسین وجمیل تشبیہات واستعارت کے ساتھ ساتھ لطیف و پاکیزہ تلمیحات بھی اس سلام کا ایک گراں مایہ اور حسین سرمایہ ہیں اور ان حسین تلمیحات سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے معجزات اور آپ کے اوصاف بڑے ہی حسین ولطیف اندازِ بیان کے ساتھ معرض اظہار میں لائے ہیں۔ اس فریضۂ محبت کی ادائیگی کے بعد صحابہ کرام، اہل بیت اطہار ازواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہن) ائمہ کرام،

Marfat.com

اپنے مرشدان عظام (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے حضور سلام ہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے آباؤ اجداد کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) افراد خاندان، اپنے اساتذہ کرام اور تمام افرادِ امت کو بھی اس سلام میں یہ کہہ کر شامل کر لیا ہے کہ

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اس سلام محبت آگیں اور عقیدت طراز کے ہر ایک شعر میں جو آثار واحادیث اور تلمیحات پنہاں ہیں۔ ان کو نہ تو تضمین کے تین مصرعوں میں ادا کیا جا سکتا ہے اور نہ شعر ہی میں اتنی وسعت ہے کہ وہ اپنے دامن میں لیے ہوئے اثر یا حدیث کو بیان کر سکے اور نہ اس تبصرے کے یہ چند صفحات یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ ان کی توضیح وتشریح کر سکیں جو حضرات ان آثار واخبار (احادیث سنیّہ) اور ایمان افروز تلمیحات سے بہرہ اندوز ہونے کے خواہاں ہیں۔ وہ ''شرحِ سلام رضا'' از خامۂ حقیقت نگار مفتی محمد خان صاحب زاد لطفہٗ (شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ، سمن آباد، لاہور) کے مطالعہ سے حظِ وافر اٹھا سکتے ہیں۔

ندرت تخیل

شاعر تضمین نگار جس شعر پر تضمین کر رہا ہے۔ اس کا کمالِ سخن فہمی اس پر گہری نظر رکھتا ہے کہ شاعر نے کس نہج اور اندازِ بیان کے ساتھ ندرت تخیل سے کام لیا ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اپنے اس شعر میں (جس کا تعلق حضور کے سراپائے جمیل سے ہے) ندرتِ تخیل کی عجیب شان دکھائی ہے۔

Marfat.com

لیلۃ القدر میں مطلع الفجرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

''مانگ'' کی تعریف میں شعراء ''کہکشاں'' کے استعارہ سے آگے نہ بڑھ سکے اور نعت نبوی میں تو ''مانگ'' کی تعریف وتوصیف بہ التزام احترام نبوت ایک بہت ہی دشوار گذار مرحلہ ہے۔ حضرت رضا نے اپنی ندرت تخیل سے نہایت ہی مقدس اور مطہر استعارے تلاش فرمائے ہیں۔ لیلۃ القدر اور مطلع الفجر کے بلیغ استعارے مستحق صد ستائش ہیں۔

جناب طارق کے تخیل نے بھی ندرت بیان کا راستہ نکال لیا اور ان کی فکر نے ان بلیغ استعاروں کیلئے حسین وجمیل انداز کو اپنایا ہے۔ فرماتے ہیں:

دیکھ کر خوبی صنع رب الفلق
رنگ صنعت گران جہاں کا ہے فق
اس نظارے پہ قربان چودہ طبق
لیلۃ القدر میں مطلع الفجرِ حق
مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق نے جو قوافی تلاش کیے ہیں وہ ان کی ندرتِ تخیل پر دال ہیں اور مستحق ستائش ہیں۔ تضمین میں معانی آفرینی اور ندرت تخیل کے سلسلے میں بہت کچھ عرض کیا جا سکتا ہے لیکن تبصرے کے محدود صفحات اس کی اجازت نہیں دیتے۔ حضرت طارق کا یہاں ایک حسین شعر، جو ندرت تخیل اور معنی آفرینی کا ایک حسین طغرا ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ حضرت طارق کا یہ شعر جو میں آپ کے

Marfat.com

سامنے پیش کر رہا ہوں تضمین نہیں ہے بلکہ حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضورِ سعادت معمور میں تضمین کا انتساب ہے، فرماتے ہیں۔

اول صریر خامۂ قدرت کہیں جسے
پہلی صدائے سازِ مشیّت کہیں جسے

اس شعر میں حضرت طارق نے ''اول صریرِ خامۂ قدرت'' اور ''پہلی صدائے سازِ مشیّت'' کے حسین استعاروں سے بہت لطف پیدا کیا ہے اور ندرت تخیل کی نمائش کی ہے۔

ندرت تخیل اور معانی آفرینی کے سلسلے میں کچھ اور اشعار آپ کے مطالعہ کیلئے پیش کرتا ہوں جیسا کہ میں مختصراً اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ ندرتِ تخیل اور معانی آفرینی میں عموماً مبالغہ آرائی ہر قدم پر کارفرما ہوتی ہے لیکن نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مبالغہ اور غلو کا کہاں گزر، یہاں تو جو کچھ ہے اس کا تمام تر مدار قرآن حکیم، اس کی تفاسیر اور احادیث کے مجموعے ہیں۔ خصوصاً صحاح ستہ اس گرانمایہ اور عظیم سرمائے کے سامنے مبالغہ اور غلو، ہیچ و پوچ ہیں ورنہ وہ کسی طرح اس میں دخیل ہو سکتے ہیں۔

ایک محدث عظیم اور ایک فقید المثال فقیہہ کس طرح اس کوچے میں قدم رکھ سکتا ہے اور نہ اس کی گنجائش کہ کائنات کا رنگ و بو اور اس کی تمام رعنائیاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ ہیں۔ حضرت باری تعالیٰ کا احسان عظیم جس کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ''احسانِ عظیم'' سے تعبیر فرما کر واضح کر دیا ہے۔ خیال وفکر کی یہ تمام رعنائیاں اور جولانیاں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالاتِ نبوت کا ایک گرانمایہ عطیہ ہیں۔ بیان و زبان کی جولانیاں آپ کے کرم بے نہایت کا صدقہ ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات لامتناہی اور غیر محدود، فکر انسانی کی توانائیاں محدود، خیال وفکر اپنی قوتِ عاملہ کی جولانیاں خواہ کتنی ہی دکھائیں۔ کمالاتِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقصا اور احاطہ ان سے ناممکن۔ پس جب یہ حالت اور کیفیت ہو تو فضائے قدس میں مبالغہ کی کیا مجال کہ پرواز کر سکے بس فکر وخیال اپنی قوت عاملہ کے بل پر جس قدر پرواز کر سکتے ہیں بس اس حد تک وہ ان کمالات کی مقدس فضا میں پرواز کر لیتے ہیں۔ امام اہل سنت قدس سرہٗ ان حواس باطنی کی اڑان اور ان کی ناکامی کو بڑے ہی دلچسپ انداز میں پیش فرماتے ہیں۔

قوی تھے مرغانِ وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر
اٹھائی سینے کی ایسی ٹھوکر کہ خونِ رندیشہ تھوکتے تھے

پس جن کمالات کی فضا میں قوت متخیلہ کا یہ عالم ہو وہاں مبالغہ کی بیچارگی معلوم! کمالاتِ نبوت، خصائص رسالت شمائل نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بیان میں خیال اور فکر جو نئے نئے پہلو اختیار کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں ان ہی کو نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں طرفگی خیال اور معانی آفرینی سے تعبیر کیا جاتا ہے اور میں نے حضرت طارق سلطان پوری کی قوتِ متخیلہ کے اس پہلو کو اس تضمین میں ان کی معنی آفرینی سے تعبیر کیا ہے، جس کو طرفگی خیال بھی کہا جا سکتا ہے۔ حضرت طارق کی شاعری کا یہ وصف بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بندہ نوازی اور حضرت امام اہل سنت الشا احمد رضا قدس سرہٗ کا

Marfat.com

فیض روحانی ہے۔

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے تضمین کا دائرہ نہایت محدود ہے، شاعر جس شعر پر تضمین کر رہا ہے اس شعر کے مضمون و مفہوم سے ہٹ کر اگر تضمین کے مصرے پیش کرتا ہے جیسا کہ عام طور پر تضمین نگار شعراء نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے تو وہ تضمین نہیں ہوگی البتہ قافیہ پیمائی اور غیر مربوط خیالات کا آپ اس کو آئینہ کہہ سکتے ہیں۔ طرفگی خیال (ندرتِ تخیل) تغزل کی دنیا میں تو نہایت آسان ہے کہ بیان اور اظہارِ خیال پر کوئی قدغن نہیں ہے لیکن نعت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں مبالغہ کا کہاں گزر، اس راہ میں تو قدم نہایت احتیاط سے اٹھانا پڑتا ہے۔

عرفی مشتاب ایں رہِ نعت آست صحرا
ہشیار کہ رہ بردم تیغ است قدم را

اگر مبالغہ آرائی کے راستے پر ایک قدم بھی پڑ گیا تو تمام اعمالِ حسنہ غارت اور برباد ہو گئے۔ عصیاں شعار بن گیا۔ نارِ جہنم اس کا ٹھکانہ قرار پائے گی۔ دین کی دولت برباد ہو جائے گی۔ اسی بنا پر نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں معانی آفرینی اور رنگینی تخیل کیلئے بہت ہی زیادہ دقت نظر اور تبحر علمی کی قدم قدم پر ضرورت ہے ورنہ لغزشِ قدم کا اندیشہ ہے۔ اگر آپ نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ندرتِ خیال اور معنی آفرینی کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت محسن کاکوروی (اٹھارویں صدی کے مشہور نعت گو شاعر) اور مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ کا نعتیہ کلام (موسوم بہ حدائق بخشش) خصوصاً

Marfat.com

آپ کا قصیدہ معراجیہ اور یہ سلام محبت وعقیدت التیام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مطالعہ فرمائیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے اس سلام محبت طراز میں معانی آفرینی اور ندرتِ خیال کے ایسے کیف آفریں اور نظر افروز طغرے سجائے ہیں کہ عقل و وجدان وجد کرتے ہیں۔ میں یہاں صرف دو تین اشعار پر حضرت طارق کی تضمینیں پیش کروں گا۔

اعلیٰ حضرت کے اس شعر کو ملاحظہ فرمائیے۔

شمع بزم دنیٰ ھو میں گم کن انا
شرحِ متن ھویت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق بکمال دیدہ وری اس شعر پر مصرعے اس طرح لگاتے ہیں۔

مجتبیٰ مصطفیٰ اشرف الانبیاء
ظل ذاتِ خدا جن کا سایہ نہ تھا
وہ تدلیٰ مقام و دنیٰ مرتبہ

شمع بزمِ دنیٰ ھو میں گم کن انا
شرحِ متن ھویت پہ لاکھوں سلام

حضرت امام اہل سنت قدس سرہٗ نے اس سلام میں کمالات نبوت اور خصائص سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی اسی نوعیت کی معنیٰ آفرینی

Marfat.com

اور ندرت خیال کے ساتھ پیش فرمایا ہے اور نہایت بلیغ کنایات پر مبنی تراکیب استعمال کی ہیں۔ حضرت رضا حضور جانِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سراپائے انور اقدس کے بیان میں فرماتے ہیں۔

طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سرو قامت پہ لاکھوں سلام

حضرت طارق اس شعر کی تضمین میں بیان کی لطافت کے ساتھ رعنائی خیال اور معنی آفرینی کا اس طرح اہتمام کرتے ہیں:

دیکھ ڈالے ریاضِ زمین وزماں
دوسرا ایسا شمشاد قامت کہاں
جان و دل سے فدامہ وشان جناں
طائرانِ قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام

حضرت رضا ارشاد فرماتے ہیں:

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا

تضمین کے سلسلے میں جو تاریخیں حضرت طارق سلطان پوری زادلطفہ نے استخراج کی ہیں وہ مطبوعہ تضمین میں آپ ان شاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔ حدائق بخشش اور صاحب حدائق بخشش قدس سرہ کے متعلق مادہ ہائے تاریخ سالنامہ ''معارفِ رضا'' ۱۹۹۵ء کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

لکۂ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق نے اس شعر پر جو تضمین کی ہے وہ ان کی معنی آفرینی کی شاہد ہے۔فرماتے ہیں:

ہے بلاشبہ واللیل جس کی ثنا
عنبریں باغ عالم کی جس سے فضا
جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حضرت رضا کا شعر ہے۔

معنیٰ قدرائی مقصد ماطغیٰ
نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

اس شعر کے مصرعہ اول میں سورۂ النجم کی دو آیات کی طرف لطیف اشارے ہیں۔''نرگسِ باغ قدرت'' معنی آفرینی کا شاہکار ہے۔

جناب طارق نے اس شعر پر بہت ہی حسین مصرے لگائے ہیں اور''نرگسِ باغ قدرت'' کے حسین کنایے کی توضیح کردی ہے۔فرماتے ہیں:

چشمۂ نورِ رب، دیدہ مصطفیٰ
کوئی عالم نہ پوشیدہ ان سے رہا
ایسا ذوق نظر حق نے ان کو دیا
معنی قدرائی مقصد ماطغیٰ

Marfat.com

نرگس باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

میں نے جو کچھ ان پیش نظر صفحات میں عرض کیا ہے اس کا تعلق حدائق بخشش کے مختصر تعارف اور حضرت طارق سلطان پوری کی اس تضمین سے ہے جو انہوں نے سلامِ رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

پر نذرِ قارئین کی ہے جو حضرت طارق کی شاعرانہ صلاحیتوں اور ادب پر ان کی مہارتِ تامہ کی شاہد اور ان کے حسین افکار کا مرقع ہے۔

یہ چند صفحات مکرمی و محترمی عالی جناب سید صابر حسین شاہ صاحب بخاری ناظم اعلیٰ امام اہل سنت لائبریری برہان شریف (اٹک) کے ارشاد کی تعمیل ہے جو مجھ سے خصوصی رابطۂ محبت و مؤدت رکھتے ہیں ورنہ اس طویل علالت و ناتوانی کی صورت میں تبصرہ نگاری ایک امر دشوار تھا۔

خاتمۂ کلام پر ایک امر خاص کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں اگر چہ اس کا تعلق تضمین سے نہیں ہے لیکن حضرت طارق کے فن شاعری اور ان کی ادبی صلاحیتوں سے اس کا خصوصی تعلق ہے اور وہ یہ کہ حضرت طارق تاریخ گوئی یعنی مادہ ہائے تاریخ کے استخراج پر بھی بھرپور قدرت رکھتے ہیں اور اس فن میں انہیں یدِ طُولیٰ حاصل ہے۔ تضمین کے آغاز میں سات آٹھ حسین اور جامع مادہ ہائے تاریخ استخراج کیے ہیں۔ تضمین کے اختتام پر ایک قطعۂ اختتامیہ بھی پیش کیا ہے جس کے آخری مصرعہ میں مادہ تاریخ ''جو بن فکر رضا'' سے استخراج کیا ہے۔

Marfat.com

آخری شعر اس طرح ہے ۔

پئے سال تکمیل تضمین خوب
کہو ''جو بن فکر احمد رضا''

۱۴۱۵ ھ

اس کے ساتھ ساتھ حدائق بخشش اور کلام حضرت امام احمد رضا پر بھی متعدد تاریخیں استخراج کی ہیں اور اپنی مہارتِ تامہ کا ثبوت دیا ہے۔

استخراجِ مادہ ہائے تاریخ کا ایک دلچسپ اور دل نشیں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے حضرت امام اہل سنت امام نعت گویاں قدس سرہٗ کی ولادت اور وصال کے سلسلے میں بھی بہت ہی گراں مایہ اور پر کیف مادہ ہائے تاریخ استخراج کیے ہیں۔ ان کی فکر کی توانائیوں کیلئے دعا گو ہوں

والسلام
شمس بریلوی (ستارۂ امتیاز)
۱۴ دسمبر ۱۹۹۴ء
گلشن اقبال، کراچی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعت گوئی میں صلوٰۃ وسلام کے نذرانے

از: مولانا سیّد اسماعیل رضا ذبیح ترمذی

الحمدللہ ذوالجلال والاکرام والصّلوٰۃ علیٰ سیّد الانام علیہ التحیۃ والسلام

آج کل اُردو شاعری میں مرثیہ اصحاب کربلا یا منقبت سیدنا حسین علیہ السلام کی ایک ہئیت ''سلام'' کے نام سے معروف ہے اوراس کی محافل کو''محفل مسالمہ'' کہا جاتا ہے جبکہ ادوار قدیم سے اہل علم ان اشعار یا مجموعہ اشعار کو سلام کہتے آئے ہیں، جن میں حضور علیہ التحیۃ والسلام کے حضور صلوٰۃ وسلام نذر کیا جائے جیسے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قدس سرہٗ کے نعتیہ دیوان حدائق بخشش کی

Marfat.com

فہرست کلام میں ''سلام محبت طراز'' سلام مشتمل بر سراپائے اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مرقوم ہے۔ اس سلام کو نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حصہ تسلیم کیا گیا ہے۔

نعت: عربی زبان میں تعریف کرنے کو کہتے ہیں۔ اگرچہ قصیدہ میں بھی مدح سرائی کی جاتی ہے مگر فن کے لحاظ سے محض قصیدہ اور نعت میں فرق ہے۔ بذیلِ قصیدہ کسی بھی فرد کی مداح کو شامل کیا جا سکتا ہے جبکہ نعت صرف رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کیلئے مخصوص ہے۔ پس فن شاعری میں نعت ان اشعار کو کہتے ہیں جن میں شاعر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جذبات محبت اور حسن عقیدت کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔

اہل دل کہتے ہیں نعت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم محض شاعری نہیں ایک قدسی عطیہ، ایک قلبی کیفیت اور اظہار عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذریعہ ہے اس لیے دور اور ہر زمانے میں عاشقان رسول حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی کرتے رہے۔ بڑی بڑی ہستیوں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ صوفیاء وفقہاء اور ائمہ وعلماء تک آپ کی محبت سے سرشار ہو کر نغمہ سرا ہیں اور اس کو ذریعہ حصول ثواب ونجات عن العذاب جانتے رہے۔ جناب بوصیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

وَمُنذُ اَلزَمتُ اَفکَارِی مَدَائِحَهٗ
وَجَدتُهٗ لِخَلَاصِی خَیرَ مُلتَزِمِ

Marfat.com

اور میں نے اپنے اذکار کیلئے مدحت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لازم کر لی ہے تو اس کو میں نے اپنی نجات کے لئے نہایت عمدہ مصاحب اور ضامن پایا ہے۔ (قصیدہ بردہ شریف)

یہی نہیں بلکہ اپنی نعت گوئی عطیہ خداوندی سمجھتے ہوے اس خوش بختی پر فخر و ناز بھی کرتے رہے۔

مَدحُت رسولَ اللّٰہ مُفتَخِراً بِہٖ

پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدح خواہ نثر میں ہو یا نظم میں علم ادب میں نعت ہی کہی جاتی ہے۔ نعت منثور کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی آسمانی کتب اور قرآن مجید چونکہ یہ کتب اپنے نزول دنیاوی سے پہلے بھی موجود تھیں اس لیے میں وقت کا تعین کرنے سے قاصر ہوں البتہ منظوم نعتوں میں قدیم ترین نعت اسعد ابوبکر حمیری کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے سات سو سال قبل نظم کی گئی۔ اس کے چند اشعار مجھ کو دستیاب ہوئے ہیں۔ ایک شعر پیش کر رہا ہوں

شھدتُ علیٰ احمدٍ انّہٗ
رَسولُ مِنَ اللّٰہِ باری النَسم

میں احمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ رب کائنات کی طرف سے رسول ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے چھ سو سال قبل آپ کے مورثِ اعلیٰ کعب بن لوئی بن غالب نے بھی اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

Marfat.com

علیٰ غفلۃٍ یاتی النبیُّ محمّد

بخبر اخبار اصدوق خبیرھا

اچانک نبی محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لانے والے ہیں۔ وہ ایسی خبر دیں گے کہ جن کا خبر رکھنے والا بہت سچا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ سے دلوں کا رابطہ بڑھا۔ محبت وعقیدت نے جلا پائی۔ جذبات واحساسات نکھرے، نطق کو اظہار و بیان کی پرکیف راہ ملی اور جاہلی شاعری میں نعت کے نگینے جگمگانے لگے اور جب قرآن نے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر دُرود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو تم بھی نبی پر دُرود بھیجو اور سلام نذر کرو)

سے جذبۂ ثنا گوئی کو ایک جہت حصول اجر عظیم آشکارا کی، نطق و بیان نے صلوٰۃ وسلام کو حرز جان بنا لیا اور اپنے نعتیہ کلام کو اس سے متبرک کرنے لگے۔ اس کی پہل کس نے کی یہ تو میں سراغ نہ لگا سکا لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت پر درد وفراق کی تڑپ سے دل پرسوز میں مچلنے والے جذبات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اظہار سے ہی اشعار میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کیا جانے لگا۔ ایسے فراقیہ اشعار میں ہی خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَکِ صِنْوَۃً

صَلّٰی عَلَیْکَ مُنَزِّلُ الْقُرآنِ

Marfat.com

اے آخری رسول آپ برکت وسعادت کے جوئے فیض ہیں

آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی دُرود وسلام بھیجا ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے حزنیہ اشعار میں فرمایا:

فَصَلّی الْمَلِیْکُ وَلِیُّ الْعِبَا

دِوَ رَبُّ الْعِبَادِ عَلٰی اَحْمَد

مالک الملک، بادشاہ عالم، بندوں کا والی اور پروردگار احمد مجتبیٰ پر سلام ودرود بھیجئے۔ یہی رنگ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب (م۲۰ھ) کے کلام میں بھی ملتا ہے۔

عَلَیْکَ مِنَ اللهِ السَّلَامُ تَحِیَّةً وَاُدْخِلْتَ حسناتٍ مِنَ العَدنِ رَاضِیًا

حضرت ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب (م۲۰ھ) نے یوں ھدیہ صلوٰۃ پیش کیا۔

صَلَاةُ اللهِ مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم

عَلَیْهِ لَا تَحُوْلُ وَلَا تَزُوْلُ

رحمت والے پروردگار کی رحمتیں ہوں حضور پر ایسی رحمتیں جو نہ تھمیں اور نہ کبھی ختم ہوں۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ (م۹۰ھ) نذرانہ سلام پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اِنْ نِلْتِ یَا رُوْحَ الصَّبَا یَوْماً اِلٰی اَرْضِ الْحَرَمْ

بَلِّغْ سَلَامِی رَوْضَةً فِیْهَا النَّبِی الْمُحْتَرَمْ

اے باد صبا اگر کسی دن اس پاک سرزمین کی طرف تیرا گزر ہو تو نبی محترم کے

Marfat.com

روضہ پر حاضر ہوکر میرا اسلام پہنچانا۔

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۵۰ھ) اپنے قصیدے میں ہدیۂ دُرود نذر کرتے ہیں:

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہِ یا عَلَمَ الھُدیٰ
مَاحَنَّ مُشتاقٌ اِلٰی مَثْوَاکَ

اے نشان ہدایت آپ پر آپ کا مشتاق زیارت شوق دل سے قیامت تک جس قدر دُرود بھیج سکیں اتنا ہی اللہ تعالیٰ آپ پر دُرود نازل فرمائے۔

امام الحدیث ابوزکریا یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۳۳ھ) کے بھی اشعار ملتے ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یوں صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا ہے۔

نَطَقَ النَّبِیُّ لَنَا بِہٖ عَنْ رَبِّہٖ
فَعَلَی النَّبِیِّ صَلَاتُہٗ وَسَلَامُہٗ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ باتیں ہمیں اپنے رب کی جانب سے فرمائی ہیں۔ پس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود وسلام نازل ہوتا رہے۔

علامہ محمدؐ بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۹۵ھ) کا مشہور قصیدہ بردہ شریف نعت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشتمل ہے اور صوفیاء کے یہاں متداول ہے اس میں بھی صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا ہے۔

مَولَایَا صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الخَلْقِ کُلِّھِمِ

Marfat.com

اے میرے مالک ہمیشہ ہمیشہ تک دُرود وسلام بھیج اپنے حبیب پر جو ساری خلقت سے بہتر ہیں۔

علامہ کمال الدین بن زملکانی (م ۷۳۲ھ) فرماتے ہیں:

عَلَیْکَ مِنْ رَّبِکَ اللّٰہِ الصَّلوٰۃُ کَمَا

مِنَّا عَلَیکَ السَّلَامُ الطَیّبُ الزّاکِي

آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے دُرود ہو جیسا کہ ہماری طرف سے آپ پر عمدہ پاک سلام ہو۔ آٹھویں نویں صدی ہجری میں قطب الدین عبدالکریم بن ابراہیم سبط الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ صاحب مرتبت بزرگ ہیں جن کے نعتیہ قصیدے میں یہ شعر بھی شامل ہے۔

صَلّی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَھْمَا زَمْزَمت

کَلِمُ عَلٰی معنیٍ یریح بیانہٗ

اللہ تعالیٰ دُرود بھیجے (رحمت نازل فرمائے) جب تک زمزمہ سنجی کرے کلام ایسے معنی پر کہ اس کا بیان اس کا ذکر اختتام پذیر ہو۔

شیخ احمد بن محمد تھانیسری رحمتہ اللہ علیہ (م ۸۲۰ھ) اپنے نعتیہ قصیدہ دالیہ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام نذر کرتے ہیں۔

یَارَب صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَداً

عَلَی النَّبِی نَبی الحقِ والرَّشَدِ

اے پروردگار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی برحق اور صاحب رُشد

Marfat.com

وہدایت ہیں ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ وسلام نازل فرما۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ) اپنے قصیدہ ''اطیب النغم'' میں نذرانۂ درود پیش کرتے ہیں۔

وَصَلّی عَلَیْکَ اللّٰہُ یا خَیْرَ خَلْقِہٖ

وَیَا خَیْرَ مَامُوْلٌ یَا خیر وَاھبٖ

اللہ تعالیٰ نے آپ پر درُود بھیجا اے تمام مخلوق میں بہتر اور اے عمدہ مرکز امید اور اے اچھی عطا کرنے والے۔

سید غلام علی آزاد واسطی بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۲۰۰ھ) ہدیہ درُود پیش کرتے ہیں۔

صَلّٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ رَبُّ الْوَرٰی

وَعَلٰی مَعَاشِرِ صَحْبِہِ الرُّحَمَآءِ

مخلوق کا پالنہار آپ پر اور آپ کی آل پر رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے صحابہ پر بھی جو کہ باہم رفیق وشفیق ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۲۳۹ھ) نذرانۂ درود پیش کرتے ہیں۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہ آخِرَ دَھْرِہٖ مُتَفَضِّلاً

مُتَرَحِّماً وَحَبَالَکَ المَوْعُوْدَ مِنْ اِحْسَانِہٖ

اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل فرمائے زمانے کے آخر تک تفضّل کرتا ہوا اور ترحم فرماتا ہوتا ہوا اور آپ کو اپنے احسانات موعودہ عطا فرمائے۔

Marfat.com

اپنے دوسرے قصیدے میں صلوٰۃ وسلام کا نزرانہ پیش کرتے ہیں

فَقَدْ اُعْطِیْتَ مَالَمْ یُحطَ خَلْقٌ

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ رَبِّکَ بِالسَّلَامِ

آپ کو وہ دیا گیا جو کسی کو نہ دیا گیا۔آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے رحمتیں نازل ہوں سلام کے ساتھ۔

مولانا الٰہی بخش کاندھلوی (م۱۲۴۵ھ) ہدیہ صلوٰۃ وسلام بیان الفاظ نذر کرتے ہیں۔

فَاصَلِّی عَلَیْکَ بِاتَسْلِیْم

مُنْخَفاً عِنْدَ حَفْرَۃِ الصَّمَدِ

پس میں نذر تسلیم کے ساتھ آپ پر درود بھیجتا ہوں کہ حق تعالیٰ کی طرف سے دائمی اس قدر رحمتیں نازل ہوں۔

بِعَدَادِ الرِّمَالِ وَالْاَنْفَاسِ

وَلِنبَاتِ الْکَثِیْرِ مُنْتَفِہٖ

جس قدر ریت کے ذرات اور سانسوں کا شمار ہے اور جس قدر سبزہ وغیرہ ہے۔

علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م۱۲۷۸ھ) نذرانہ دُرود پیش کرتے ہیں۔

عَلَیْکَ اَزْکٰی الصَّلٰوۃُ اللّٰہِ مَامَدَحَتْ

فِی مُوْرَقِ الْبَانِ وَرْقَاءُ بِتَغْرِیْدِ

آپ پر اللہ کی پاکیزہ رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک سرسبز و شاداب

Marfat.com

مرغزاروں میں طائران خوش الحان چہچہاتے رہیں۔

سیف الدین ابو محمد طاہر رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳۸۵ھ) ہدیہ دُرود پیش کرتے ہیں۔

صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ رَبُّہٗ
حبیبہٖ مَنْ حُبُّہٗ حُبُّہٗ

اللہ تعالیٰ محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجے۔ آپ وہ حبیب ہیں کہ جن سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔

صَلّٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی مَنْ ھُمْ
عِتْرَتُہٗ صَفْوَتُہٗ صَحْبُہٗ

اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے آپ پر اور ان پر جو آپ کی آل، آپ کے خدام اور آپ کے اصحاب ہیں۔

جب آفتاب اسلام کی کرنیں سرزمین عرب کو روشن کرتی ہوئی خطۂ عجم پر پڑیں ایک طرف مغرب کو منوّر کیا دوسری طرف فارس و ہند کو روشن کرتی ہوئی مشرق بعید کو جگمگانے لگیں تو عربی زبان کی طرح دوسری زبانوں میں بھی نعت گوئی کی جانے لگی چنانچہ فارسی اور اُردو کو بھی نعت گوئی کی سعادت نصیب ہوئی اور شعراء نے اپنے اشعار میں صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کیے۔

غوث الاعظم سیدّنا محی الدّین عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ العزیز (م ۵۶۱ھ) اپنے فارسی منظوم کلام میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش فرماتے ہیں۔

چو ذرہ ذرہ شود ایں تنم بہ خاک لحد
تو بشنوی صلوٰۃ از جمیع ذر اتم
سلام گویم و صلوات برتو ہر نفسے

Marfat.com

قبول کن بہ کرم این سلام و صلواتم

شیخ المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء بدایونی ثم الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۲۵ھ) صلوٰۃ وسلام پیش فرماتے ہیں:

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعاگو سلام برخواں
بگرد شاہِ مدینہ گردو بصد تضرع پیام برخواں
بنہ بچندیں ادب طرازی سرِ ارادت بخاکِ آں کو
صلوٰۃ وافر بروحِ پاک جناب خیر الانام برخواں
بہ بابِ رحمت گہے گزرکن بہ باب جبریل گہہ جبیں سا
صلوٰۃُ مِنّی علیٰ نبیِّ گہے بہ باب السلام برخواں

شیخ عبدالاحد وحدت وگل مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ) نے نذرانہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا ہے۔

برو بادا صلوٰۃ اللہ نامی
برآلِ پاک و اصحاب گرامی

ابوالمکارم سلیم فہمی رحمۃ اللہ علیہ نذرانہ سلام پیش کرتے ہیں:

از سلیم بے نوا عرض سلام
کن قبول اے حضرت خیرالانام

اُردو شاعری نے بھی اس میدان میں جھنڈے گاڑھے اور شعراء نے مختلف انداز میں دُرود وسلام کے نذرانے پیش کیے۔

عبدالغفور نساخ عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۰۶ھ) اپنی نعتیہ نظم میں اس

Marfat.com

طرح دُرود و سلام رقم کرتے ہیں:

بھیجتا ہوں سو دُرود سو سلام
آل واصحاب و نبی پر صبح و شام

مولوی حکیم عبدالہادی خان وقار رامپوری رحمتہ اللہ علیہ (م۱۳۳۴ھ) بصد عجز و نیاز حضرت اقدس میں عرض کرتے ہیں:

مجھ پہ ہو تیرا کرم تجھ پہ دو عالم کا دُرود
مجھ پہ ہو تیری نظر تجھ پہ خدا کی رحمت

دور قرامطہ کے بعد سلاطین سلاجقہ نہایت عقیدت اور خصوصی اہتمام سے محافل میلاد منعقد کرنے لگے۔ بالآخر وہ زمانہ آیا کہ عوام الناس بھی باقتضائے عقیدت ان محافل کا اہتمام کرنے لگے۔ برصغیر پاک و ہند میں بعض شہروں میں نبی خانے قائم تھے جہاں ماہ ربیع الاول کے ابتدائی بارہ دن محافل سیرت و نعت منعقد کی جاتیں۔ شیرینی تقسیم کی جاتی، لنگر پکایا جاتا، شعراء حضرات نئے ڈھنگ اور نئے جذبات و عقیدت کا اظہار کرتے اور مکمل نعتیں صلوٰۃ و سلام پر مشتمل لکھی جانے لگیں جیسے عبدالباری آسی لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ کی نعت:

وہی ہیں طاہر وہی مطہر وہی ہیں شافع وہی پیمبر
وہ سب سے افضل وہ سب سے بالا وہ سب کے رہبر وہ سب سے برتر
تحیت ان پر دُرود ان پر صلوٰۃ ان پر سلام ان پر

یا جیسے بیدم وارثی رحمتہ اللہ علیہ (م۱۳۶۳ھ) کی نعت:

Marfat.com

آئی نسیم کوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

اسی انداز کی نعت محمود الرب خالد صدیقی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۴ھ) نے لکھی:

خسرو و سرمد تخت نہ مسند فخر آب وجد یعنی محمد
نور ممجد روح معنبر صلی اللہ علیہ وسلم

سیّد محمدؐ خلیل خاکی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۹ھ) کی اسی انداز کی نعت:

نور مجسّم نیرّ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
رہبر اعظم سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم

راقم الحروف (ذبیح ترمذی) نے بھی ان زمینوں میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے۔

میرا رخ ہے سوئے کعبہ میرا دل ہے محو طیبہ
روح جھکی ہے سوئے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
عشق کی ایسی جوت جگا دے پیار کی اپنی آگ لگا دے
چین نہ پاؤں تجھ بن پل بھر صلی اللہ علیہ وسلم
آنکھوں میں بس تو ہی بسا ہو میرا سر قدموں پہ پڑا ہو
ورد رواں ہو میرے لب پر صلی اللہ علیہ وسلم
دُور کبھی میں تم سے نہیں تھا پردہ حائل کیوں رہا ایسا
روح ذبیحا رافت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

لیکن پھر محافل میلاد میں نذرانہ سلام پیش کرنے کیلئے جذبات وعقیدت پر محض اشعار سلام پر مشتمل نظموں کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ ''سلام'' کے نام

Marfat.com

سے نعتیں نظمیں پر جوش انداز میں تحریر کی جانے لگیں۔ اس طرح بہت سے سلام تحریر کیے گئے لیکن جو مقبولیت خواجہ محمدؐ اکبر خان اکبر میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳۴۸ھ) کے سلام:

پوری یارب یہ دعا کر ہم درِ مولیٰ پر جا کر
پہلے نعتیں کچھ سنا کر یہ پڑھیں سر کو جھکا کر
یا نبی سلام علیک یارسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

کو حاصل ہوئی یا جو پذیرائی اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز کے سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کو ملی وہ کسی اور کو حاصل نہ ہوئی بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ کے سلام کی گونج نہ صرف محافل و مجالس میں ہے بلکہ اس کی چھاپ عقیدت مندوں کے دلوں اور اصحاب فن کے خیالوں پہ لگی ہوئی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی اس سلامیہ نظم پر اب تک متعدد تضامین لکھی جا چکی ہیں اور بڑے بڑے اساتذہ نے اس پر طبع آزمائی کر کے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے اپنی عقیدت مندی کا اظہار کیا ہے۔ ان ہی عقیدت مندوں میں جناب عبدالقیوم طارق سلطان پوری صاحب بھی ہیں، جنہوں نے اعلیٰ حضرت کی نظم ''سلام'' پر اپنی جودت طبع اور ندرت خیال سے تضمین نگاری کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ جناب

Marfat.com

طارق صاحب نے اپنی تضمین کو ناظرین کرام کیلئے ''ارمغان ثمین'' بنانے کی کوشش کی ہے اور حتی المقدور قلبی جذبات اور تخیل کی پرواز سے پوری طرح کام لیا ہے۔ بہت ممکن ہے نگاشتۂ تضمین کے دوران ایسے لمحات بھی آئے ہوں کہ ان کے جذبات کی نظریں کسی بدرشفاف اور مہتاب بلاکلف کی تلاش میں ہر لمحہ آگے اور آگے گامزن ہوں لیکن کبک تخیل بازو شکستہ تھکا ماندہ ان کی جوشش طبع سے ہار مان بیٹھا ہو۔ اس کا سراغ تو کوئی عمق نگہی کا عادی اور نقائص کا کھوجی ہی لگا سکے گا میں تو جناب سلطان پوری صاحب کی کاوش وکاہش اور سعی کار کے حسن وجذبہ کو دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے بڑے سلیقے سے اپنی نگہِ بلند۔ سے کام لیا ہے۔ اور الفاظ معانی کا گلشن کھلایا ہے۔ کسی کلام کے حسنِ وخوبی کیلئے زبان کی شستگی، طرز ادا کی شگفتگی، ضائع و بدائع کی مینا کاری اور معانی وبیان کی رنگ آمیزی ضروری سمجھی جاتی ہے۔ آپ کا کلام اس سے خالی نہیں ہے۔

زبان سلیس، عام فہم اور بامحاورہ ہے۔ مثلاً

اک جہان معارف ہے ہر لفظ میں
جس کو سن کر فصیح اللساں سر دھنیں
ہو وہی، آپ جس کی تمنا کریں
وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
غم مٹے، دور سارے دلدّر ہوئے
ابر رحمت سے صحرا کے بھی دن پھرے

Marfat.com

ان کا فیض قدم ہے یہ دنیا کے
زرع شاداب و ہر فرع و پر شیر سے
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

تشبیہ واستعارات سے بھی آپ کا کلام مرصع ہے۔جیسے:

وہ سحاب کرم ابر احسان وجود
رحمت عالمیں حسن بزم وجود
بہر غفران امت ہیں وقف سجود
پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درُود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام
آسمان دنیٰ وتدلیٰ کا چاند
رشک خورشید چرخ فاوحیٰ کا چاند
وہ شب سعد و پرنور اسریٰ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

صنائع کی میناکاری بھی آپ کے کلام میں ملتی ہے۔صنائع لفظی ومعنوی دونوں کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔

تنسیق الصفات:۔

مظہر حق، وجود خدا کی دلیل
پیکر عزّ و تمکیں، جلیل و جمیل

Marfat.com

وہ نوید مسیحا دعائے خلیل
بے سہیم و قسیم وعدیل و مثیل
جوہر فرد عزّت پہ لاکھوں سلام

صنعت اشتقاق:۔

مجد ممدوح رحمان پہ امجد دُرود
ان کے اکرام بے حد پہ بے حد دُرود
رشد و ارشاد حضرت پہ ارشد دُرود
مطلع ہر سعادت پہ اسعد دُرود
مقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

تضاد:۔

پست و بالا، یسار یمیں، پیش و پس
ان کا محتاجِ رحمت ہے ہر ذی نفس
بیکسوں کو سرحشر ہیں آپ بس
خلق کے دادرس سب کے فریاد رس
کہف روز مصیبت پہ لاکھوں سلام
غمزدہ لمحہ بھر میں سکوں پا گیا
آیا روتا ہوا مسکراتا گیا
اس نگاہ عنایت کا مذکور کیا
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

مراعاۃ النظیر :۔

ہے بلاشبہ واللیل جس کی ثنا
عنبریں باغ عالم کی جس سے فضا
جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکہ ابر رحمت پہ لاکھوں سلام

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔ پھولوں کے متلاشی کو ان کے گلشن سخن میں ایسے مہکتے، خوش رنگ پھول اور بھی ملیں گے، تلاش شرط ہے۔ جوئیندہ یابندہ مکرمی جناب سید صابر حسین شاہ بخاری کی فرمائش پر پیش لفظ لکھنے کی کوشش کی ہے اور اپنی کم علمی کا نتیجہ کار اور فکر نارسا کا ماحاصل آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ آخر میں اس دعا کے ساتھ اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ ''اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

سید اسماعیل رضا ذبیح ترمذی عفی عنہٗ

ہری پور ہزارہ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۴ء

Marfat.com

۷۸۶
۹۲

مبسلماً و حامداً و مصلیاً و مسلماً

سلام رضا کی دلکشی و دلآویزی

از: حضرت العلام پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی حسینی صاحب

حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من ربہ الغفور کی بارگاہ میں دُرود و سلام پیش کرتے رہنا اہل ایمان کی ایسی عظیم و جلیل سعادت ہے جو مزید ہزارہا سعادتوں کو اپنے جلو میں لیے ہوئے ہے۔ قرآن حکیم نے اسے اللہ جل مجدہ اور اس کے مقرب فرشتوں کی سنت فرمایا ہے (اور اشارتاً قرب کا ذریعہ قرار دیا ہے) حدیث پاک میں بھی اس کے بیان کردہ فوائد و ثمرات و برکات کی کوئی حد نہیں۔ یہ جنت و مغفرت کی ضمانت ہے، یہ غم کا مداوا ہے، نفاق کا علاج، توبہ کی توفیق اور قبولیت کا وسیلہ ہے۔ برکت کے لئے صرف ایک حدیث پاک درج کی جاتی ہے۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے۔ خوشی کے آثار آپ کے رخِ انور میں ظاہر تھے اور اس حال میں فرمایا بے شک میرے پاس جبریل علیہ السلام نے آکر کہا ہے بے شک آپ کا رب فرماتا ہے "اے محمد ﷺ! کیا تم اس سے راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر دُرود بھیجے گا تو میں اس پر دس

Marfat.com

بار دُرود بھیجوں گا اور آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

قرآن پاک میں دُرود و سلام کا حکم دیتے ہوئے رب کریم جل شانہ نے فرمایا:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاO

آیت کے الفاظ پر غور کریں تو دُرود کے مقابلے میں سلام کی تاکید زیادہ نظر آتی ہے۔ چنانچہ امت مرحومہ نے ہمیشہ اس کا التزام کیا ہے۔ عربی، فارسی، اُردو، پنجابی اور دوسری زبانوں میں عشاقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نظم و نثر میں دُرود و سلام لکھ کر اپنے عشق و مستی کا مظاہرہ کیا۔ کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ تاہم دورِ آخر میں "سلام" پر لکھی جانے والی اردو نظموں میں جو شہرت و قبولیّت اعلیٰ حضرت مجدّد دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کے لکھے ہوئے سلام "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" کو حاصل ہوئی، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر محفل میلاد، ہر عرس اور اہل سنت کی ہر مذہبی تقریب کے آخر میں حتیٰ کہ جمعہ و عیدین کے اجتماعات میں بھی یہی سلام باجماعت پڑھا جاتا ہے۔ حرمین شریفین میں بھی بعض اہل محبت اسی کو اپنا وسیلہ بناتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ علم و عرفان، عشق و مستی اور بیان و اظہار کی قوتوں سے پوری طرح آراستہ تھے، چنانچہ ان کی سب خداداد صلاحیتوں نے حسن ترتیب سے مجتمع ہوکر بارگاہِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ وسلام میں سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے اور حق یہ ہے کہ کمال کر دیا ہے۔ اس "سلام" کی دلکشی و دلآویزی اور

Marfat.com

ہر دلعزیزی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جتنی تضمینات اس پر لکھی گئی ہیں کسی اور اُردو سلام پر نہیں لکھی گئیں۔ گویا یہ سلام بھی اپنے نوع میں یکتا و یگانہ ہے اور اس پر لکھی ہوئی تضمینات کا سلسلہ بھی وسیع و طویل ترین ہے۔ غالباً اس کا آغاز حضرت سیّد اختر الحامدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور حق یہ ہے کہ حق ادا کر دیا۔

زیرِ نظر تضمین بھی اسی زریں سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ ہمارے کرم فرما جناب طارق سلطان پوری مدظلہ العالیٰ جو بلند پایہ اور کہنہ مشق شاعر ہیں، کی کاوش فکر کا نتیجہ ہے۔ میں نے اس کا حرف حرف پڑھا ہے اور مجھے از حد پسند آئی ہے۔ بعض بند تو ایسے خوبصورت ہیں کہ دل بے اختیار عش عش کر اٹھتا ہے۔ صحت اجازت دیتی تو کئی شواہد پیش کرتا فی الحال تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سلامی (یعنی طارق صاحب) کو اس ہدیۂ سلام پر سلام کرتا ہوں۔

میری دعا ہے رب السلام، اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اعلیٰ حضرت کے سلام کی طرح اس تضمین کو قبول فرمائے اور قبولِ عام کا شرف بخشے۔ آمین

سگِ بارگاہ حضور نقش لاثانی

آسی

Marfat.com

سلامِ رضا کی خوبصورت تضمین

از: ابو بلال غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے

سرافگندیم بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا

برصغیر پاک و ہند وہ مردم خیز خطہ سرزمین ہے جس میں بڑے بڑے علماء و فضلاء، صوفیاء و نجباء، حکماء و شعراء نے جنم لیا اور ہر طرف اپنے فکر و نظر اور علم و فضل کے اجالے پھیلائے، خصوصاً حضرت قطب المجد دین امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النوارنی (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) اور اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) اپنی مثال آپ ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ان دو حضراتِ گرامی کو عرب و عجم میں یکساں مقبولیت حاصل ہوئی ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ مندرجہ ذیل سطور موخر الذکر کے نام ہیں۔

پھر سرِ شام کوئی شعلہ نوا
سو گیا چھیڑ کے افسانہ گل

اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نادر روزگار، عبقری دوراں اور مجددِ اسلام کی حیثیت سے جلوہ نما ہوئے، جس دورِ پرآشوب میں آپ پیدا ہوئے وہ دور مسلمانوں کی لیے تازیانۂ عبرت تھا۔ مغلیہ سلطنت کے جاہ و جلال کا چراغ گل ہو چکا تھا۔ مسلمان مذہبی، فکری، معاشرتی، معاشی، سیاسی انحطاط کا شکار تھے۔ وہ ہندوستان جہاں ان کی شان و شوکت کا پرچم لہراتا تھا، اب ان کے دشمنوں کی نذر تھا۔ جو انہیں ہر شعبہ حیات میں بے دست و پا کر رہے تھے۔ خصوصاً ان کی دینی

Marfat.com

ملّی غیرت کو پامال کرنا چاہتے تھے، بقول اقبال ؎

عصرِ ماتا راز ما بیگانہ کرد
از جمالِ مصطفیٰ بیگانہ کرد

اس دور میں آپ نے مسند تجدید پہ فائز ہوکر مسلمانوں کی رہنمائی کی بدعقیدگی، بے راہ روی، بداخلاقی، آزادخیالی کے دھندلکوں میں کھونے والوں کو روشنی دکھائی۔ آپ نے تمام مشکلات ومصائب کا ایک ہی حل بتایا

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پہ پڑ رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا

قوم کوعشق مصطفیٰ ﷺ کی دولت سے مالا مال کرنا واقعی آپ کا عظیم کارنامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناگوں اوصاف وکمالات سے حظِ وافر عطا فرمایا تھا، اس لیے جس میدان میں قدم رکھا، کامرانیاں پابوسی کیلئے بیتاب نظر آئیں ع

جس سمت آ گئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

قرآن وحدیث، کلام وفقہ تو خصوصی موضوع تھے ہی، جو کمال آپ نے شعروسخن میں پیدا کیا واللہ! عقل، بلندی تخیل پرنقشِ حیرت اور ذہن، فکر رسا پہ پرگرداں دکھائی دیتا ہے۔ گویا آپ ''ملک سخن'' کے تاجدار تھے۔ آپ کا کلام حق ترجمان پڑھ کر دل نورِ محبت سے معمور اور نظر ذوقِ وفا سے سرشار ہو جاتی ہے ؎

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

آپ کوفنِ شعر میں وہ امتیازی مقام ملا کہ داغ دہلوی جیسے استادسخن نے

Marfat.com

دادِ تحسین دی، یوں تو آپ کا سارا کلام، از حد محبت انگیز، روح پرور اور بصیرت افروز ہے مگر ''سلام رضا'' کے کیا کہنے، جب بھی اہل دل مل کر اسے پڑھتے ہیں تو فضا میں سینکڑوں جلترنگ بج اٹھتے ہیں۔ کیف و مستی کے ہزاروں آبگینے چھلک پڑتے ہیں۔ یہ ایک عاشق صادق کے سوز و ساز کا فیضان ہے کہ آج بچے بچے کی زبان پر ''مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام'' کا نغمہ مچل رہا ہے۔ بقول پروفیسر یوسف سلیم چشتی

''ہند و پاک میں شاید ہی کوئی عاشق رسول ایسا ہوگا جس نے اس سلام رضا کے دو چار شعر حفظ نہ کر لیے ہوں'' (ندائے حق جون ۱۹۶۰ء ص ۳۱)

جناب مولانا کوثر نیازی صاحب لکھتے ہیں:

''میں اگر کہوں کہ یہ سلام اُردو زبان کا قصیدہ بردہ ہے تو اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہ ہوگا۔'' (امام احمد رضا خاں بریلوی، ایک ہمہ جہت شخصیت)

اللہ اللہ! یہ سلام، عشاقِ رسول کے دردوں کا درماں، دکھوں کا مداوا اور زخموں کا علاج ہے۔ اس کا ایک اک لفظ روح و ضمیر کے جہان میں تازگی و شگفتگی بھر دیتا ہے۔

بارانِ رحمت:-

بارانِ رحمت ''سلام رضا'' کی خوبصورت تضمین کا نام ہے، جسے اہل سنت کے مایہ ناز شاعر جناب طارق سلطان پوری نے تحریر کیا۔ جناب طارق سے پہلے بھی ''سلام رضا'' کی تضامین لکھی گئیں، جن میں جناب سیّد مرغوب اختر الحامدی

Marfat.com

صاحب کی تضمین کو خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔ زیرِ نظر تضمین بھی ان شاء المولیٰ اپنے منفرد اسلوب بیان کی وجہ سے مقام خاص کی حامل ہوگی۔ حقیقی طور پر تشنگانِ ہستی کے لیے بارانِ رحمت ثابت ہوگی۔ پیار کے ساون کی برکھا اور چاہت کے بھادوں کی رم جھم کہلائے گی۔

تضمین نگار جناب طارق ایک قادر الکلام شاعر ہیں۔ میں نے ہنوز ان کی زیارت نہیں کی، صرف ان کی معراجِ فن سے متاثر ہوکر یہ الفاظ لکھ رہا ہوں۔

تجھ کو دیکھا بھی نہیں پھر بھی شناسائی ہے
اب تری یاد ہے اور گوشۂ تنہائی ہے

میں نے دیکھا ہے کہ جناب طارق کے گہر بار قلم سے نکلنے والے حرف بولتے ہیں، لفظ مسکراتے ہیں، تحریر قوسِ قزح کی طرح رنگ بکھیرتی ہے۔ ان کی طبیعت موزوں، فکر بلند اور مزاج شاعرانہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ انہیں عشق رسول کی دولت لازوال حاصل ہے۔ وہ ہمیشہ نعت سوچتے، نعت لکھتے اور نعت پھیلاتے ہیں۔

جو سچ پوچھو تو اک اک مرحلہ جنت ہی جنت ہے

میں نے ان کی طرز تحریر سے اندازہ لگایا ہے کہ وہ اوجِ سخن کے ''طارق'' ہوکر بھی منکسر المزاجی، فروتنی اور نیازمندی کا پیکر ہیں، جس میں یہ اوصاف نہ ہوں میرے نزدیک وہ سب کچھ ہوکر بھی کچھ نہیں بلکہ اُولٰئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلّ کا مصداق ہوتا ہے۔

جناب طارق کی زود گوئی، تاریخ گوئی، نے بھی بہت متاثر کیا، میرے جیسا

Marfat.com

تو مہینوں قبض وبسط کے امتحان سے گزرتا ہے تو

پھر نظر آتی ہے کہیں مصرعہ تر کی صورت

لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے وسیع ذہن دیا ہے۔ بہت نغمز گو ہیں، جوش وروانی پورے جوبن پر ہوتی ہے مثلاً ''سلام رضا'' کے پہلے شعر پہ تضمین کا پہلا بند لکھا تو طبیعت کی ''غایت حاضری'' کی وجہ سے دوسرا بند بھی اسی شعر پہ لکھ دیا، دونوں ''بندوں'' میں افکار وجذبات کی زبردست اٹھان ملاحظہ کیجئے۔

ماہِ کنعانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مہرِ فارانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
میر سامان رحمت پہ لاکھوں سلام
شاہِ ذی شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
قاسمِ خوانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جناب طارق کو تراکیب وقوافی پہ پورا کنٹرول ہے۔''سلام رضا'' کے ایک مشکل شعر کی دیکھئے کیسے تضمین کی ہے۔

برگزیدہ حبیب صمدّ پر درُود
شاہِ خوبانِ شمشاد قد پر درُود

Marfat.com

آپ پر آپ کے اب وجد پر درُود
پَر تو اسم ذات احد پر درُود
نسخۂ جامعیت پہ لاکھوں سلام

سادگی و پرگوئی کی مثال دیکھئے۔

بادِ عرفان سے غنچے چٹکنے لگے
آگہی کے گلستاں مہکنے لگے
نور قرآن سے سینے چمکنے لگے
اندھے شیشے جھلا جھل دمکنے لگے
جلوہ ریزئ دعوت پہ لاکھوں سلام

بندشِ قافیہ کی مہارت دیکھئے۔

پست وبالا، یسار و یمیں، پیش و پس
ان کا محتاجِ رحمت ہے ہر ذی نفس
بیکسوں کو سرِ حشر ہیں آپ بس
خلق کے دادرس، سب کے فریاد رس
کہف روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

غرض پوری تضمین فکر وفن، ذوق و مستی، عشق و فا، سوز وگداز سے بھرپور ہے۔لگتا ہے شعر نہانخانہ دل سے نکلے ہیں، جبھی اثر انگیز ہیں۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

Marfat.com

زیادہ کیا لکھوں، اللہ اپنے محبوب کی توصیف وثنا کے یہ خوش رنگ، خوشبو ریز، پھول قبول فرمائے۔ جناب طارق کے لیے، ادارہ فروغ افکارِ رضا برہان شریف (اٹک) کے روح رواں عالی جناب سیّد صابر حسین شاہ بخاری قادری کیلئے ناشر رضویات الحاج محمدؐ مقبول احمد قادری ضیائی کے لیے اس نیاز کشیں کیلئے، سب اہل محبت کیلئے توشۂ آخرت بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں امین باد

غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ)

۲۳ جمادی الاخری ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

عاشقانِ رسول ﷺ کیلئے نعمت غیر مترقبہ

از: ماہر اقبالیات سید نور محمد قادری

مسلمان شعرائے کرام کے دلوں میں حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جو گہری اور سچی عقیدت موجزن ہے۔ اس کا اظہار انہوں نے تمام اصناف سخن مثلاً غزل، قصیدہ، مثنوی اور رباعی وغیرہ میں بڑی محبت، لگن اور پرکاری سے کیا ہے۔ یوں تو دنیا کی کوئی بھی ایسی زبان موجود نہیں جس میں نعت رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود نہ ہولیکن عربی، فارسی اور اردو میں نعت کا ذخیرہ اتنا موجود ہے کہ اگر اسے مرتب کیا جائے تو بلا مبالغہ ہزار ہا جلدوں میں بھی نہ سما سکے لیکن اس عظیم اور ضخیم ذخیرہ میں جو مقبولیت حضرت امام بوصیری رحمتہ اللہ علیہ کے عربی قصیدہ

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجعت مدعاً جری من تعلقہ بدم

اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے سلامیہ قصیدہ ۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

کو حاصل ہوئی ہے اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ شارح اقبال پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

Marfat.com

''مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے سرکارِ ابد قرار، زبدۂ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں جو سلام منظوم پیش کیا تھا، اسے یقیناً شرفِ قبول حاصل ہوگیا کیونکہ ہندو پاک میں شاید ہی کوئی عاشقِ رسول ایسا ہوگا جس نے اس سلام کے دو چار شعر حفظ یاد نہ کر لیے ہوں۔

(ماہنامہ ''ندائے حق'' لاہور جون ۱۹۶۰ء ص ۳۱)

صاحبِ دل اور صاحبِ ذوق شعرائے کرام نے اظہارِ عقیدت کے طور پر اس مبارک قصیدہ کی تضمین کی ہے۔ یہ قصیدہ ۱۷۱ اشعار پر مشتمل ہے اور ہر شعر بجائے خود ایک نعت ہے۔ تضمین نگار حضرات کی تعداد درجن بھر سے کم نہ ہوگی لیکن جو مقبولیت جناب اختر الحامدی رحمتہ اللہ علیہ اور سید صابر القادری رحمتہ اللہ علیہ کی تضمینوں کے حصہ میں آئی ہے وہ اپنی جگہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔

حال ہی میں ایک کم معروف اور گوشہ نشین صاحب دل اور وسیع المطالعہ شخصیت نے اس سلام ثریا مقام پر جو تضمین لکھی ہے وہ بجائے خود ایک کارنامہ ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کے سلام کی معنویت اور خوبیوں کو تضمین میں اس طرح سمو دیا ہے کہ پڑھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ تضمین بلا مبالغہ جناب صابر القادری رحمتہ اللہ علیہ اور مرغوب اختر الحامدی رحمتہ اللہ علیہ کی تضمینوں کی صف میں جگہ پانے کی حق دار ہے۔ اس شخصیت سے مراد جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری ایم اے ہیں جو اس وقت حسن ابدال میں درویشانہ زندگی

Marfat.com

گزار رہے ہیں۔

تضمین کے چند بند ملاحظہ ہوں ۔

رود بارِ نعیم، آبشارِ کرم
جس پہ عظمت کا ہر سلسلہ مختتم
دل نوازِ عرب، فیض بخش عجم
سروِ ناز قدم، مغز رازِ حِکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

وہ بلائیں تو آئیں شتاباں شجر
وہ تقاضا کریں لب کشا ہوں حجر
نائب کبریا ہیں وہ المختصر
صاحب رجعت شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

باعثِ بزمِ تکوین، محبوبِ رب
حکمت آموز دوراں وامیّ لقب
اصلِ ایمان و دیں جس کا پاس وادب
سبب ہر سبب منتہائے طلب
علت جملہ علت پہ لاکھوں سلام

وہ جو ہیں وجۂ تخلیقِ ارض و سما
وہ جو قاسم ہیں، مختارِ ملک خدا

Marfat.com

ان کے دست تصرف میں کیا کچھ نہ تھا
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
آشکار ہوگئی عظمت مصطفیٰ
ان کے سر پر ہی تاج شفاعت سجا
ہو یہ ناچیز طارق بھی نغمہ سرا
جب رضا سے فرشتے کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

امید ہے کہ یہ تضمین عاشقانِ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے نعمت غیر مترقبہ سے کم نہ ہوگی۔

فقط

سید نور محمد قادری

Marfat.com

روح پرور اور ذہن افروز درود وسلام

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر

اللہ تعالیٰ نے سیّد البشر، امام الانبیاء، شفیع المذنبین اور خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

''اے حبیب! اگر ہم تمہیں پیدا نہ کرتے تو اس کائنات کو بھی پیدا نہ کرتے۔'' مزید ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کے ذکر کو رفعت بخشی۔ پارہ ۳۰، الانشراح:۴)

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (تمہارے لیے حضرت محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ پارہ ۲۱ سورۂ احزاب)

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (اور بے شک تم بڑے خلق پر (فائز) ہو۔ پ ۲۹ القلم:۴)

قیامت کے دن جب تمام مخلوقات کو ختم کر دیا جائے گا تو کوئی کسی کا ذکر کرنے والا نہ ہوگا مگر اللہ کے حبیب کا ذکر اس وقت بھی ہو رہا ہوگا کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنے والا خود خدا ہے جو حی و قیوم ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے اور اس کا وعدہ ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور

Marfat.com

بھیجتے رہیں گے۔ سورہ احزاب پارہ ۲۲ آیت ۵۶)

یہ ایک صدقت ہے کہ: ''نابغۂ روزگار امام احمد رضا محقق بریلوی ستر سے زیادہ علوم وفنون پر حاوی تھے مگر عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان پر حاوی تھا۔'' گویا مفسر، محدث اور فقیہہ حضرت امام رضا بریلوی قدس سرہٗ کا مشن ہی ''عشق مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم'' ...... جس کی خوشبو چار دانگِ عالم میں پھیلی ہوئی ہے ...... کو زیادہ سے زیادہ عام کرنا، پھیلانا اور وسعت دینا تھا۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنیں وچناں تمہاری لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

حقیقتاً جب امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی زبان حضرت سرورکونین، ہادی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ثنا کے لئے وا ہوئی تو بے مثال سلامِ رضا جس کا مطلع ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

صفحۂ قرطاس پر رقم ہوا۔ یہ سلام ۱۷۱ اشعار پر مبنی ہے۔ اس کا ہر ہر شعر خلوص وعقیدت اور عشق ومحبت میں ڈوبا ہوا ہے۔

یہ برجستہ و برمحل الفاظ ومعانی کا ایسا حسین وجمیل گلدستہ ہے جس کی خوشبو اقصائے عالم میں پھیل چکی ہے۔ اس میں مشرق ومغرب کی تخصیص نہیں بلکہ

Marfat.com

جہاں جہاں اُردو پہنچی ہے وہاں وہاں تک ''سلام رضا'' کا شہرہ ہی شہرہ ہے اور اس مقبولیت میں روز افزوں اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

یہ روح پرور اور ذہن افروز دُرود و سلام اپنے شگفتہ پن کے باعث سننے والوں کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگا دیتا ہے۔ اسے والہانہ انداز سے پڑھئے تو یہ قلبی و روحانی سکون کا سبب بنتا ہے۔ یہ اخلاق کے سنوارنے اور نکھارنے کا ضامن ہے۔ یہ تطہیر روح اور تزکیہ نفس کے لیے اکسیر ہے۔

چشم بینا سے اس کیفیت سے تجدید حیات حاصل کیجئے جس میں بوڑھے، جوان اور بچے سبھی جھوم جھوم کر کیف و مستی اور سرشاری و سپردگی کے عالم میں دست بدستہ کھڑے ہو کر پرنم آنکھوں کے ساتھ یہ سلام پڑھتے ہیں۔

''سلامِ رضا'' میں سرکارِ مدینہ کا سراپا اور عہد طفولیت سے لے کر عہد نبوّت تک کا نقشہ ایسے انداز میں کھینچا گیا ہے جس کا جواب نہیں۔ اس میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پوری سیرت سامنے آ جاتی ہے۔ اس میں قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کے مطالب کو بطریق احسن سمویا گیا ہے۔

''سلامِ رضا'' سے واشگاف ہوتا ہے کہ اس کے تخلیق کار کا دل عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ڈوبا ہوا تو ہے ہی حب اہل بیت و صحابہ کرام رضوان علیہم پھر آئمہ مجتہدین اور اولیائے کاملین خاص کر سیدنا غوث اعظم رحمتہ اللہ علیہ سے معمور ہے۔ اسی لیے ان کی درخواست انفرادی یا ذاتی نہیں بلکہ جماعتی اور اجتماعی ہے۔ کہتے ہیں۔

Marfat.com

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امتّ پہ لاکھوں سلام

ہمارے آج کے تضمین نگار جناب محمدؐ عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے ''بارانِ رحمت'' میں اسی شعر پر خوبصورت انداز میں تضمین کہی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:

طالب مرحمت میں ہی تنہا نہیں
ان کی تسنیم کا کون پیاسا نہیں
کون محتاج ان کے کرم کا نہیں
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح عروض یا اصطلاح شعراء میں تضمین کسی مشہور مضمون یا شعر کو اپنی نظم میں داخل یا چسپاں کرنا یا دوسرے کے شعر پر مصرعے یا بند لگانے کو کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ جلد اول، مولوی سید احمد دہلوی، لاہور، طبع دوم ۱۹۸۷ء ص ۶۱۰ نوراللغات جلد دوم، مولوی نورالحسن نیر، لاہور، ۱۹۸۵ء ص ۲۶۹)

جناب محمدؐ عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے اپنی تضمین ''بارانِ رحمت'' کا انتساب جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری کے نام کیا ہے۔ جو سوز وگداز سے لبریز دل کے مالک ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے والہ وشیدا ہیں۔ انہی کی لگاتار ترغیب وتشویق کا حاصل یہ تضمین ہے۔ اب وہی اس کی معیاری اور دیدہ زیب اشاعت کا بندوبست کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کے لیے صدقِ دل سے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ لا الہ الا اللہ میں توحید باری تعالیٰ کا اقرار ہے جبکہ محمد رسول اللہ میں رسالت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اعتراف ہے۔ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے کے بغیر معرفت الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔ اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت وپیروی کے سوا کوئی اور سبیل نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ O

(۳/۱۱ آل عمران)

''کہہ دو اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں چاہے گا'' .... اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کی بڑی اہمیت ووقعت ہے۔ اسی لیے اسلام کا سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطالعہ کے بغیر ناممکن ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کا سب سے بڑا پہلو رسالت ہے اور رسالت کا تعلق پوری انسانیت سے ہے چونکہ رسول مقبول ﷺ کی شخصیت سے رسالت کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کی زندگی فقط پیدائش سے وفات تک کے واقعات میں دوسرے اشخاص وافراد کی زندگیوں کی طرح مقید نہیں ہو سکتی۔ نتیجتاً سیرۃ النبوی ﷺ کے دائرے میں چند تاریخی واقعات اور سوانح حیات ہی نہیں آئیں گے۔ سارا قرآن آ جائے گا، ساری ہدایات و

Marfat.com

تعلیمات آئیں گی، تمام احکام وقوانین اور فرامین ومکاتیب، عقائد وعبادات اور معاملات و آداب آئیں گے بلکہ ان تمام رفقاء کے حالات بھی جن کی خاص تربیّت آنحضرت ﷺ نے فرمائی اور مختلف ذمہ داریاں ان کوتفویض کیں۔

ہمارے تضمین نگار جناب محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے ''بارانِ رحمت'' کومنظرعام پر لانے سے پیشتر سعی بلیغ کی کہ وہ متذکرہ بالا حقائق جو ''سلامِ رضا'' کی روح ہیں ...... کودل ودماغ میں کماحقہ جذب کرلیں۔

یہ تضمین ان کے لیے ایک بہت بڑا امتحان تھی۔ مگر وہ ''سلام رضا'' کی گہرائی میں اترے اور گیرائی کا بھی احاطہ کرنے کی کوشش کی۔ یوں جناب طارق کی نبی پاک سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل وفضائل اور تعلیمات وبرکات کوسمجھنے اورانہیں شعر میں موتیوں کی طرح پیش کرنے کی تگ ودو میں کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی آخرالزّمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے عبدالقیوم طارق ''بارانِ رحمت'' کاتحفہ دے کرکامگاروبامراد ہوئے ہیں جوان کے لیے توشۂ آخرت بھی ہے۔ جس میں جناب سید صابر حسین شاہ بخاری قادری بھی برابر کے شریک ہیں۔

''بارانِ رحمت'' کوشروع سے آخرتک زیرمطالعہ لایئے یہ اپنے اندر بلا کی جاذبیت لیے ہوئے ہے۔ یہ پھولوں کے باغ کی مانند ہے جس کا دروازہ کھلتے ہی بھینی بھینی خوشبو نہ صرف دل ودماغ کوطراوت بخشتی ہے بلکہ وہ قاری کو کچھ نہ کچھ مثبت انداز میں کرنے آمادہ کرلیتی ہے۔ وہ اس حدیث مبارکہ:

Marfat.com

''جس شخص کے دو دن ایک ہی جیسے گزرے وہ گھاٹے میں رہا'' کو اپنائے بغیر نہیں رہتا۔

''بارانِ رحمت'' سے فکر امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی روایت جو قرآن وسنت سے پروان چڑھی ہے، مزید زندہ، تابندہ اور پائندہ ہوئی ہے۔

آیئے اب ہم حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے توانا و مستحکم دُرود وسلام، کی چمک دمک میں جناب عبدالقیوم طارق سلطان پوری کی سجائی ہوئی محفل میں لذتِ روح کی خاطر چند تضمینوں کی رخشندگی و درخشندگی ملاحظہ کریں:

ماہِ کنعانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مہرِ فارانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مظہرِ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
کبریا کی عنایت پہ اعلیٰ دُرود
ذاتِ باری کی رحمت پہ اعلیٰ دُرود
شاہِ بطحا کی بعثت پہ اعلیٰ دُرود
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ دُرود
حق تعالیٰ کی منّت پہ لاکھوں سلام
ہے بلاشبہ واللّیل جس کی ثنا
عنبرین باغِ عالم کی جس سے فضا

Marfat.com

جس پہ مہکا رہے جنتوں کی فدا
وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
لکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام
رحمتِ کبریا کا معاً ہو نزول
ہاتھ پیش خدا جب اٹھائیں رسول
گوہر آرزو کا ہو فوراً حصول
وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام
وہ حمیدہ صفات و ستودہ شیم
اس کا اجلال و اکرام ہوگا نہ کم
از ازل محترم تا ابد محتشم
کھائی قرآن نے خاکِ گذر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام
دلدہی کی روش پر کروڑوں دُرود
پیار والی روش پر کروڑوں دُرود
سب سے اچھی روش پر کروڑوں دُرود
سیدھی سیدھی روش پہ کروڑوں دُرود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام
آشکار ہوگئی عظمت مصطفیٰ

Marfat.com

ان کے سر پر ہی تاجِ شفاعت سجا
ہو یہ ناچیز طارق بھی نغمہ سرا
جب رضا سے فرشتے کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

الحمدللہ

محمد انعام الحق کوثر

(پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر)

سابق ناظم تعلیمات (ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم بلوچستان) کوئٹہ و چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ و چیئرمین انٹر بورڈ کمیٹی آف چیئرمین پاکستان، اسلام آباد۔

سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ)

۲۷۲۔اے۔او، بلاک III

سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ

۲۱ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ/ ۲۳ جنوری ۱۹۹۵ء

Marfat.com

حدیقۂ حفیظ

از: مولانا محمد حفیظ نقشبندی

طرحی مشاعروں میں شعراء کو ایک مصرعہ دے دیا جاتا ہے کہ وہ اس پر طبع آزمائی کریں۔ شاعر دیئے گئے مصرعے کے قریب قریب اگر گرہ لگا لے تو اسے بے حد سراہا جاتا ہے، پھر نعت یا غزل میں وہ اپنے خیالات، جذبات اور اگر اللہ توفیق دے تو قلبی واردات کا اظہار کرتا ہے جبکہ تضمین میں ایسا نہیں ہے بلکہ تضمین کے ہر شعر پر شاعر کے خیالات کے مطابق مصرعے لگائے جاتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے کہ تضمین کہنے والے شاعر نے اپنے کلام اور جس کلام پر تضمین ہو رہی ہے کہاں تک مماثلت پیدا کی ہے۔ میرے دیرینہ کرم فرما حضرت طارق سلطان پوری صاحب نے جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے مشہور زمانہ سلام پر جو تضمین کہی ہے ایسا لگتا ہے مدینہ شریف سے آنے والی مشکبار ہواؤں میں بیٹھ کر تضمین کی ہے۔ بعض اشعار پر تو گمان ہی نہیں ہوتا کہ تضمین ہے بلکہ قاری یہ سمجھتا ہے کہ یہ بھی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کا کلام ہے۔ یہ خوبی جناب طارق سلطان پوری صاحب کی کہی ہوئی تضمین میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ طارق صاحب ملک کے ممتاز نعت گو شاعر ہیں۔ آپ کو تاریخ گوئی میں بھی ید طولیٰ حاصل ہے زیر نظر تضمین نے یہ بات روز روشن کی

Marfat.com

طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جن خوش نصیب شعراء نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے سلام پر تضمین لکھنے کا شرف حاصل کیا ہے ان میں طارق سلطان پوری کا نام نمایاں رہے گا۔ تضمین کا ہر شعر اپنے اندر تاثر اور سوز و گداز کا ایک خزانہ لیے ہوئے ہے۔ برجستگی، شیفتگی اور نغمگی طارق سلطان پوری کے کلام کا خاصہ ہیں۔

میری دعا ہے کہ ع

مہکے تیرے شعروں کی مہک اور زیادہ

خاکسار محمد حفیظ نقشبندی کراچی

۲۰ اپریل ۱۹۹۷ء

Marfat.com

جواہر منظوم

سلام رضا کی تضمین ''بارانِ رحمت'' پر
ارباب علم و دانش کے مضامین و
مقالات کے بعد اس پر لکھے گئے
قطعات ملاحظہ فرمائیے۔

صابر حسین شاہ

Marfat.com

''پاک قطعہ تاریخ''

۱۴۱۸ھ

''نغمۂ بارانِ رحمت''

۱۹۹۷ء

''تصنیف وسیع مزاج طارق سلطان پوری صاحب''

۱۹۹۷ء

ہیں طارق نہایت خوش اوصاف شاعر ہے اہل سخن میں بڑی ان کی عظمت
ولائے بزرگانِ دیں کے صلے میں ہے حاصل انہیں علم وعرفان کی دولت
جو تصنیف ہے ان کی وہ معتبر ہے مسلّم ہے یوں ان کی فہم وفراست
سلام رضا پر یہ تضمین واللہ ہے بے حد مرصع بڑی خوبصورت
ہے پرکیف و پرسوز ہر بند اس کا نمایاں ہے اس میں فصاحت بلاغت
اسے پڑھ کر ہم نے یہ مانا کہ طارق ہے اک عاشق صادق اعلیٰ حضرت
پڑھیں گے اسے اہل حق صدق دل سے ہے یہ جو ہر مسلک اہل سنت

کہو اس کا سالِ اشاعت یہ صابر
''نمودِ شریعت ہے بارانِ رحمت''

۱۹۹۷ء

صابر براری

Marfat.com

۱۰/۰۷/۹۷

''قطعہ تاریخ طباعت''

''طلوعِ تضمین''

۱۴۱۵ھ

''جہدِ بلیغ عبدالقیوم طارق سلطان پوری''

۱۹۹۵ء

مہکتے ہیں گل اس سے مہر و وفا کے   دلوں میں مکیں ہے بارانِ رحمت
کوئی حد نہیں اس کی تابندگی کی   عجب اک نگیں ہے بارانِ رحمت
سلامِ رضا کی پیامِ رضا کی   شرح بہتریں ہے بارانِ رحمت
معطر معطر فضائے ادب ہے   بڑی دل نشیں ہے بارانِ رحمت
بہت خوب ہے اس کا طرزِ تکلم   سخن کی امیں ہے بارانِ رحمت
سمجھتے ہیں تضمین گوئی کو طارق   دلیلِ مبیں ہے بارانِ رحمت

مہجور کہئے تاریخِ تضمین
''نذرِ حسیں ہے بارانِ رحمت''

۱۹۹۵ء

سید عارف مہجور رضوی
گجرات

Marfat.com

”قطعہ تاریخ طباعت“

تصنیف منیف موسومہ ”بارانِ رحمت“

تضمین بر سلام اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

مصنفہ جناب طارق سلطان پوری مدظلہ

برسلام اعلیٰ حضرت طارقِ ذی علم کی — ہے یہ تضمین ثمیں اک شاہکارِ فکروفن
اس میں ہے ممدوحِ خالق کا رقم ذکرِ حسیں — اور حسینانِ معانی کا انوکھا بانکپن!!
برقِ حق نے خرمنِ باطل کو خاکستر کیا — نظم ہے آئینہ دارِ جذبۂ باطل شکن
گلشنِ صد رنگ مہکائے مشامِ جان ودل — ہیں بلا تخصیص قرباں اس کے شیخ وبرہمن
شاملِ احوال جس کے ہو گیا لطفِ رسول — حشر میں بھی ہوگا اس پر ظلِ ربِ ذوالمنن
نعمتیں کونین کی حاصل ہیں اے طارق تجھے! — ہے یمِ عشقِ محمدؐ تیرے دل میں موجزن!

فکرِ سالِ طبعِ تضمیں پر فدا سے برمحل
گفت ہاتف ”جلوۂ صبحِ گلستانِ سخن“

۱۴۱۵ھ

رقیمۂ ابوالطاہر فدا حسین فدا
مدیر ماہنامہ مہر و ماہ لاہور

Marfat.com

قطعہ تاریخ تکمیل ''بارانِ رحمت''

تضمین ثمین بر سلام

اعلیٰ حضرتِ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان القادری البریلوی رحمۃ اللہ علیہ

''محمد مغز رازِ حکم'' ''عطائے حدائق بخشش'' ''آوازِ اذان رحمت''

۱۴۱۵ھ ۱۴۱۵ھ ۱۴۱۵ھ

''ارمغانِ اہل وفا'' ''مہر خلق عظیم'' ''باغ رحمت شاہِ والا

۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵ء ۱۹۹۵ء

خدا و نبی کی خصوصی عطا
ہے مشہور عالم سلام رضا

زلطف خدا وحبیب خدا مکمل ہوا کام تضمین کا
یہ فیضانِ احمد رضا خان ہے یہ کار اہم میرے بس میں نہ تھا
تھی فکر اس کی تاریخ تکمیل کی یہ آوازۂ غیب میں نے سنا
یہ ہے ارمغانِ خلوص و نیاز بہ دربارِ دربار خیر الورا
مبارک یہ اتمامِ سعیِ جمیل بڑا ہی یہ اعزاز ہے مرحبا
خوشا یہ تیری کاوش دل پذیر سن اے ''فیضیاب کمال رضا''
پئے سال تکمیل تضمین خوب کہو ''جوبن فکر احمد رضا''

۱۴۱۵ھ

Marfat.com

قطعہ تاریخ (سال طباعت)

''باران رحمت'' ۲۰۰۱ء

۱۴۲۲ھ

''اوج بزم فیضان رضا''

۲۰۰۱ء

میں نے جب سے پڑھا ہے سلام رضا
تھا مجھے اشتیاق اس کی تضمین کا
میں نے کی اس کی کچھ سال قبل ابتدا
کام حد سے زیادہ یہ دشوار تھا
از طفیل حبیب خدا مصطفیٰ ﷺ
کی خدا نے مجھے کامیابی عطا
کبریا و نبی کا کرم ہے بڑا
کیا مری شاعری . میری تحریر کیا
دل میں اس کی طباعت کا ارمان تھا
للہ الحمد وہ آج پورا ہوا
سال اس کی طباعت کا طارق کہا
حب سرکار ہے ''اصل فکر رضا''

۱۴۲۲ء

طارق سلطانپوری

حسن ابدال

Marfat.com

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوا عَلَیہِ وَآلِہٖ

Marfat.com

اپیل

اہالیانِ شمالی لاہور سے اپیل
ہے کہ عقیدہ کی درستی اور
مسلک کی حفاظت کی
خاطر اپنے بچوں کو مدرسہ
"ضیاء الاسلام"
میں تعلیم دلوائیں۔ نیز
تمام اہل سنت سے عموماً
اور رضا اکیڈمی کے
اراکین و علاقہ کے
اہل سنت سے خصوصاً
گزارش ہے کہ مدرسہ
"ضیاء الاسلام"
اور رضا ڈسپنسری کی مالی
معاونت فرمائیں

مدرسہ ضیاء الاسلام
و
رضا فری ڈسپنسری

مسجد رضا، محمدی سٹریٹ، محبوب روڈ، چوک رضا
چاہ میراں، لاہور۔ ۳۹

نوٹ

بیرونی حضرات قربانی کی کھالیں
فروخت کر کے رقم بذریعہ منی
آرڈر درج ذیل پتے پر روانہ فرمائیں

مینجر رضا اکیڈمی مسجد رضا، محبوب روڈ
چاہ میراں لاہور

المشتہر

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

Marfat.com

Marfat.com

دعوتِ عمل

1. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
2. قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے کلامِ پاک کا بہترین ترجمہ ''کنز الایمان'' از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
3. فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
4. ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے، یہ بھی تبلیغ ہے اور بہترین تجارت بھی۔
5. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام و فرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔
6. فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجیے۔ اسی طرح حرام و مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔
7. فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
8. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
9. دین متین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہلِ سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں، وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
10. ہر شہر اور ہر محلّہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
11. رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔

Marfat.com

دعوتِ عمل

1. خوش اخلاقی، حسن معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔
2. قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کیلئے کلامِ پاک کا بہترین ترجمہ ''کنزالایمان'' از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔
3. فاتحہ، عرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہلسنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔
4. ہر شہر میں سنی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے، یہ بھی تبلیغ ہے اور بہترین تجارت بھی۔
5. اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام وفرامین جاننے، ان پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کی تحریک میں شمولیت اختیار کیجئے۔
6. فرائض وواجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجیے۔ اسی طرح حرام ومکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔
7. فریضہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ ان فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔
8. قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔
9. دین متین کی صحیح شناسائی کیلئے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہلِ سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں، وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سنائے۔
10. ہر شہر اور ہر محلّہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہلسنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
11. رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم اکیڈمی کے دفتر سے طلب کیجئے۔

Marfat.com